اشاعت کا ستائیسواں سال
27
Twenty Seven Years of Publishing

مئی ۲۰۱۹

ماہنامہ

ولی اللہ

ارمغان

₹ 25/-

ARMUGHAN, PHULAT
Muzaffar Nagar-251201 (U.P.)

پھلت، ضلع مظفر نگر (یوپی)
www.armughan.net

جمعیت شاہ ولی اللہ
JSW
Jamiat Shah Waliullah

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۲۷ شمارہ ۵ مئی ۲۰۱۹ء مطابق رمضان ۱۴۴۰ھ

سر پرست :

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

مدیر

وصی سلیمان ندوی

مجلس مشاورت

☆ مولانا محمد طاھر ندوی

☆ مولانا محمد اقبال قاسمی

☆ مفتی محمد ھارون مظاھری

پتہ

دفتر ارمغان

پُھلت ضلع مظفر نگر

Phulat, Distt. Muzaffar Nagar

251201 (U.P.) INDIA

Mob : +91-7060450315

9359774316 , 9412411876

e-mail : arm313@gmail.com

armuganphulat@yahoo.com

Website: www.armughan.net

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں

ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفر نگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی

سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری

مشیر اعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی

مشیر قانونی : امجد علی ایڈوکیٹ

موبائیل : 9897354040

زرتعاون

❖ فی شمارہ 25 روپے ❖ سالانہ 300 روپے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500 روپے

❖ اعزازی تعاون 1000 روپے ❖ بیرونی ممالک سے 30 امریکی ڈالر ❖ لائف ممبرشپ 8000 روپے (برائے ۲۰ سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفر نگر سے چھپوا کر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفر نگر سے شائع کیا

(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

☆	(اداریہ)	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	آیئے ہدایت کے موسم بہار کا استقبال کریں!	مولانا محمد کلیم صدیقی	۵
☆	روزہ دار (نظم)	ڈاکٹر جمیل احمد شاد	۹
☆	قرآن مجید کا ایک بھلایا ہوا حق	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۰
☆	رمضان کی تیاری کیسے کریں؟	ڈاکٹر محی الدین غازی	۱۳
☆	روزہ تربیت نفس کا بہترین ذریعہ	مفتی محمد عبداللہ قاسمی	۱۵
☆	نسیم ہدایت کے جھونکے (انٹرویو)	**احمد اواہ ندوی**	۱۸
☆	روزہ کے مقاصد	مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی	۲۳
☆	ایک شمع اور بجھ گئی، مولانا واضح رشید ندویؒ	ڈاکٹر حافظ سعید الرحمٰن فیضی	۲۶
☆	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مولانا مطیع الرحمٰن عوف ندوی	۳۰
☆	جواہر پارے	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۳۴
☆	تعارف جامعہ امام ولی اللہ پھلت	ادارہ	۳۵
☆	خبروں کی دنیا	محمد ادریس ولی اللہی	۳۷
☆	کتاب نما	محمد حنیف قاسمی	۳۸
☆	فقہی مسائل	مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی	۳۹
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **مئی** سے ختم ہورہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

اداریہ

رمضان المبارک
کچھ مشورے کچھ گذارشات

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ایک بار پھر ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہم پر سایہ فگن ہو چکا ہے، انوار وتجلیات کے ساتھ اب ایمان وعمل کی بہار آچکی ہے۔ہمیں رمضان کی سعادتوں سے فیضیاب ہونے کا سنہرا موقع میسر ہو گیا ہے۔ویسے تو دنیا بھر کے مسلمانوں نے ماہ شعبان کے شروع ہوتے ہی رمضان کے استقبال کی تیاریاں بھی شروع کردی تھیں اور وہ اپنے اپنے معمولات زندگی کو اسی نہج پر ڈھالنے کی مشق بھی کرنے لگے تھے۔اب یہ ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار لے کر ہماری زندگی میں ایک بار پھر داخل ہو چکا ہے۔ہمیں چاہئے کہ اس مقدس مہینہ کے فیوض وبرکات سے ہم بھر پور فائدہ اٹھائیں اور اب تک جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہم سے سرزد ہوتی رہیں، ان سے بہر صورت اجتناب کریں۔

رمضان المبارک بھلائیوں، برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے۔یہ مہینہ حق وباطل میں فرق کرنے اور ریان کے دروازے تک پہنچانے والا مہینہ ہے، حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ: جنت کا ایک دروازہ جس کا نام ریّان ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزے دار گزریں گے، ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی دوسرا نہیں گزرے گا۔یہ مہینہ مسجدوں کو روشن کرنے، خصوصی عبادات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ انہیں آباد کرنے، ذکر واذکار کرنے اور نیکیوں کا مہینہ ہے، یہ مہینہ توبہ کرنے، رجوع کرنے اور اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا ہے، یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو سنگ دلی، عیش پرستی، انانیت اور سختی کے رجحان کو ختم کرتا ہے، رمضان کے روزے تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہیں، یہ پورا مہینہ نیکیوں کا موسم بہار ہے، ہمیں اس مہینہ کے ساتھ ساتھ دیگر مہینوں میں بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

اس مبارک مہینہ کا احترام اور خصوصی عبادات ہر بالغ وعاقل مسلمان پر فرض ہے۔اس ماہ مبارک میں اسلامی زندگی کی عملی طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔یہ مہینہ صبر واستقامت، غمخواری، ایثار اور اخوت وبھائی چارگی جیسے انسانی جذبات کو مسلمانوں میں ابھارتا ہے، اس مہینہ میں دن اور رات کی ہر گھڑی زیادہ سے زیادہ عبادات کرنے اور ثواب حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔اس کی قدردانی بے حد ضروری ہے، توقع ہے کہ ہم لوگ نہ صرف یہ کہ اس مہینہ کا بھر پور پاس ولحاظ رکھیں گے بلکہ اس مقدس مہینہ کی رحمتوں اور برکتوں سے حتی المقدور فیضیاب ہونے کا جذبہ بھی اپنے اندر برقرار رکھیں گے۔

تاہم اسی کے ساتھ ساتھ اس ماہ مبارک میں ہمیں اپنی سماجی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا بھی احساس کرنا چاہئے، دیکھنے میں آیا ہے کہ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں اس ماہ مقدس کی راتوں میں کھانے پینے اور خرید وفروخت کی زبردست دھوم ہوتی

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

ہے۔ بالخصوص نوجوان حضرات پوری پوری رات گلی محلوں اور چوراہوں پر تفریح کرتے اور ہوٹلوں میں بیٹھ کر گپ شپ کرتے گزار دیتے ہیں۔ دیر رات تک شاپنگ کرنے اور سیر سپاٹے کرنے میں ان کی راتیں گزر جاتی ہیں، ہمیں ایسے نوجوانوں کو تلقین کرنا ہوگی، اس مقدس مہینہ کا پاس ولحاظ کرنے کی مہم چلانا ہوگی، ان کی ان حرکتوں سے باز رکھنے کے لئے سماج کے بااثر لوگوں کو آگے آنا ہوگا، ان غلط رجحانات کے خلاف انہیں مخلصانہ کوششیں کرنی ہوں گی، نوجوانوں میں پائی جانے والی برائیوں کو تدبر و دانش مندی کے ساتھ روکنا ہوگا، اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تبھی ہم رمضان کی سعادتوں سے کما حقہ فیض یاب ہو پائیں گے۔

بحیثیت ایک داعی امت ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے ہر عمل سے دوسروں کو اسلام کا صحیح پیغام پہنچائیں، ہمارا ہر عمل دوسروں کے لئے صحیح راستہ دکھانے والا ہو۔ ہم ہرگز ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے اسلام پر حرف آئے، جس سے اس کی شبیہ متاثر ہو اور جس سے اسلام اور مسلمانوں پر دشمنان اسلام کو انگلیاں اٹھانے کا موقع مل جائے، اس رمضان کے موقع پر بھی ہمیں اپنے عمل اور کردار سے اسلام کا مثالی نمونہ پیش کرنا ہے، اور اسے اسلام کی طرف کشش پیدا کرنے کا ذریعہ بنانا ہے۔ رمضان کے اس مبارک ماہ کی ان تمام فضیلتوں کو دیکھتے ہوئے، اس کی قدردانی کا حق ادا کرنے کے لئے، ہم کو اس مہینہ میں عبادت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور کوئی لمحہ ضائع اور بے کار جانے نہیں دینا چاہیے۔

اس ماہ مبارک میں ایسے انداز میں عبادت کو فرض کے طور پر متعین فرما دیا گیا ہے کہ انسان اس عبادت کے ساتھ اپنی تمام ضروریات وحوائج میں بھی مصروف رہ سکتا ہے اور عین اس خاص طریقہ عبادت میں بھی مشغول ہو سکتا ہے، جسے روزہ کہا جاتا ہے، جسے اس ماہ میں فرض کیا گیا ہے، روزہ ایک عجیب عبادت ہے کہ انسان روزہ رکھ کر اپنے ہر کام کو انجام دے سکتا ہے، روزہ رکھ کر صنعت وحرفت، تجارت وملازمت ہر کام بخوبی کر سکتا ہے اور پھر بڑی بات یہ کہ ان کاموں میں مشغول ہونے کے وقت بھی روزہ کی عبادت روزہ دار سے بے تکلف خود بخود صادر ہوتی رہتی ہے اور اس کو عبادت میں مشغولی کا ثواب ملتا رہتا ہے، اس طرح وہ اپنا کام بھی کر لیتا ہے، اور روزہ جیسی عظیم الشان عبادت کا ثواب بھی حاصل کر لیتا ہے۔

خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہے، نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے، اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے، بعینہ روزہ بھی خدا تعالیٰ سے لو لگانے کا ایک ذریعہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ رمضان شہر اللہ ہے، رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مبارک مہینے سے رب ذوالجلال کا خصوصی تعلق ہے جس کی وجہ سے یہ مبارک مہینہ دوسرے مہینوں سے ممتاز اور جدا ہے۔

ارمغان کے باتوفیق قارئین سے درخواست ہے، کہ اس ماہ کی مبارک ساعتوں میں اپنی دینی دعوتی تحریک جمعیت شاہ ولی اللہ، اور اپنے اس ماہنامہ ارمغان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اور اس موقع پر کسی بھی حیثیت سے اس کا تعاون کرنے اور اس کے لئے کلمہ خیر کہنے سے دریغ نہ کریں۔

وصی سلیمان ندوی

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

آئیے، ہدایت اور رحمت کے موسم بہار کا استقبال کریں!

مولانا محمّد کلیم صدّیقی

لیجئے دیکھتے دیکھتے،شعبان کا اواخر آ گیا،اور نیکیوں اور رحمتوں،مغفرت وتقویٰ اور قبولیت دعا کا موسم بہار آیا ہی چاہتا ہے اگر چہ قرب قیامت کے زمانہ میں ماہ مبارک کی قدر دانی کا جو حق تھا وہ ادا کرنا تو درکنار، بلکہ وہ اذیت ناک مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جن کا ہم لوگ اپنے بچپن میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، اچھے خاصے مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسجدوں کے باہر دن میں ہوٹلوں میں اللہ کی رحمت کی ناقدری، ہمارے بھائی کھلے عام روزہ خوری کرکے اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں،مگر اس کے باوجود مسجدیں بھر جاتی ہے،جو لوگ عام دنوں میں مسجد کا راستہ بھول جاتے ہیں،وہ ماہ مبارک میں پابندی سے جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں،گھروں میں رکھے ہوئے قرآن مجید جن سے بعض گھروں میں پورے سال دھول بھی نہیں جھاڑی جاتی،ان گھروں میں بھی کچھ نہ کچھ قرآن مجید کی تلاوت ہونے لگتی ہے،وہ رمضانی حافظ جس کا رشتہ قرآن مجید سے گیارہ مہینے کٹا رہا،وہ بھی محنت اور جانفشانی کے ساتھ تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے یاد کرنے اور ایک دوسرے سے دَور کرنے میں مصروف دکھائی دیتے ہیں،وہ لوگ جو غیر رمضان میں روزے کا تصور بھی نہیں کر پاتے اللہ کے کرم سے ان میں سے بہت سے لوگ سخت خشک اور گرم موسم میں روزہ کی پابندی کرتے ہیں،جن کے گھروں کے چولہے گھر کے باہر کے لوگوں کے لئے بے فیض ہوتے ہیں،کچھ نہ کچھ افطار کے وقت مسجد کے روزہ داروں یا پڑوس اور رشتہ داروں کے لئے ان کے یہاں سے بھی خوان لگا کر ہدیہ ہوتے دکھائی دیتا ہے،غریب سے غریب مسلمان بھی اس فکر میں رہتا ہے کہ اس کا ہاتھ بھی کچھ دیر کے لئے **الید العلیاء** (دینے والا ہاتھ) بن جائے،آخر اس مبارک ماہ میں اور نیکیوں کے موسم بہار میں کچھ تو ہے جو پہلے کے مقابلے نیکیوں کا ماحول دکھائی دیتا ہے۔اور ساتھ ہی کتنے گنہگار جرائم پیشہ ہیں جو اس ماہ مبارک میں اپنے نفس پر صبر کرکے گناہوں سے باز رہتے ہیں، کتنے شرابیوں کو دیکھا ہے جو ماہ مبارک میں نہیں پیتے،اسی طرح جوئے، سٹے،قمار بازی اور زناکاری میں مبتلا کتنے لوگ ہیں جن پر نہ جانے کس غیبی اثر سے مرعوبیت کی وجہ سے اپنے گناہوں سے باز رہنے کی قوت آجاتی ہے،جس کے لئے وہ غیر رمضان میں آخری درجہ کی کوشش کے باوجود قادر نہیں ہو پاتے۔

اصل یہ ہے کہ یہ کائنات اور اس کی ساری چیزیں میرے خالق و مالک رب کریم نے ہم انسانوں کے لئے بنائی ہیں:

وسخرلکم ما فی السماوات وما فی الارض جمیعا منه، (الجاثیة:۱۳)

اس نے تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،سب کو اپنی طرف سے۔

اور انسان کی فطرت کو احسن الخالقین رب نے تلون مزاج بنایا ہے،اس کو مسلسل ایک ہی حال راس نہیں آتا بلکہ اسے اتار چڑھاؤ چاہئے،ایک سا ماحول اگر نعمتوں در نعمتوں کا بھی ہو تو یہ انسان اس سے اکتا جاتا ہے،اس لئے اس کائنات میں رب کریم نے ماحول کو ایک طرح کا نہ رکھ کر اتار چڑھاؤ رکھا،اور پورے

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

نظام کائنات میں علیم وحکیم اور خبیر رب نے انسانی فطرت کے لحاظ سے موزوں ترین نظام بنایا، ہر چیز کے لئے ایک سیزن اور موسم، ایک وقت اور مقدار معین کے لئے طے فرمایا، کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات، ان موسموں کے لحاظ سے ان سے مناسبت رکھنے والی اشیاء، اناج، پھل، سبزیاں، دوائیں اور ہر چیز کو سیزن اور موسم کے لحاظ سے ان کی بہتات کا نظام بنایا، ذرا تصور کیجئے، اگر گرمی کا موسم ہمیشہ رہے، تو انسان کتنا پریشان ہوجائے، اور سردی کا موسم متواتر ایک سال رہے تو ہمارا کیا حال ہوجائے، اور خشکی سال بھر رہے تو زندگی کتنی مشکل ہوجائے، اور اگر پورے سال برسات ہی ہوتی رہے، تو انسان کتنی مشکل میں پڑجائے۔

پھر تکوینی طور پر احکم الحاکمین کی طرف سے ان موسموں کی تبدیلی کے ساتھ پھل سبزی اناج وغیرہ کا موسم اور سیزن بدلنے کے ساتھ ان پھلوں سبزیوں اناج اور دواؤں کا کام کرنے والے تاجروں اور کاروباریوں کی ساری زندگی ان موسموں اور سیزنوں سے وابستہ رہتی ہے، ان موسموں میں صحت اور بیماریوں کے لحاظ سے بھی لوگوں کے سیزن اور موسم ہوتے ہیں، اسی طرح ڈاکٹروں، تاجروں اور کسی بھی طرح کا کام کرنے والوں یہاں تک کہ ملازموں اور مزدوروں کو بھی اپنے اپنے کمائی کے سیزن اور موسم کا انتظار رہتا ہے، اپنے تجارتی سیزن سے جو کاروباری فائدہ اٹھا لیتے ہیں وہ پورے سال موج کرتے ہیں، اور اپنے سیزن میں حاصل کی ہوئی کمائی کا لطف لیتے ہیں، اور جو کاروباری سستی اور کسی مجبوری کی وجہ سے اس کمائی کا سیزن گنوا دیتے ہیں وہ پورے سال اور کبھی کبھی پوری زندگی کف افسوس ملتے اور پچھتاتے رہتے ہیں کہ ایسا شاندار سیزن اس سال آیا مگر میں فائدہ نہیں اٹھا سکا۔

رب کریم کی رحمت کے قربان کہ احسن الخالقین رب کائنات نے ہمارے لئے سال کے مختلف ایام میں سے کچھ ایام اور راتوں میں سے کچھ راتیں اور مہینوں میں سے ایک مہینہ نیکیوں رحمت ومغفرت اور تقویٰ کمانے، کم وقت میں بڑے اجر وثواب حاصل کرنے اور اپنے ظاہر وباطن سے گناہ وگندگی، میل کچیل اور کمزوری دور کرکے اپنی زندگی کا جنرل اوور ہال کرنے کے لئے رکھا ہے، ان تمام راتوں اور مہینوں میں ایک وہ مہینہ ہے جو چند روز میں آنے ہی والا ہے رمضان کا مہینہ، جس کو ہدایت کا، رحمت کا، مغفرت وتقوی حاصل کرنے کا اور نیکیاں اور اجر وثواب کمانے کا موسم بہار بنایا گیا ہے، جس میں اپنے بھلے برے کی فکر رکھنے والے اور اپنے لئے نیکیاں کما کر اپنی آخرت بنانے والے آدمی کے لئے انتہائی سازگار اور کمائی کا ماحول اللہ تعالی کی طرف سے عطا فرمایا جاتا ہے، مخبر صادق ﷺ کا قول ہے:

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے شب قدر جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالی نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام، یعنی تراویح کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔

جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں کسی فرض کو ادا کیا، اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے، اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اس اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپ نے فرمایا کہ پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں، یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

کھجور سے کوئی افطار کرادے، یا ایک گھونٹ پانی پلادے، یا ایک گھونٹ لسّی پلادے، اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، اور درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو، حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہیں، اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں، پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو، اور آگ سے پناہ مانگو، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ، ترجمہ حدیث از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ)

یہ مہینہ رحمت کے شامیانہ کی طرح ہمارے اوپر سایہ فگن ہونے والا ہے، جس میں نیکیوں کا بھاؤ ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ کی رحمت و مغفرت اور عطا اپنے بندوں پر بے بہا برستی ہے، یہ مہینہ جہاں گناہوں کی معافی، اجر و ثواب، تقویٰ اور مغفرت کا موسم بہار ہے، وہیں اس مہینہ کو ہادی و رحیم رب کائنات نے ہدایت کا سیزن اور فصل بہار بھی قرار دیا ہے، اس لئے اس ماہ کی ساری عنایتیں اور رحمتیں صرف اور صرف قرآن مجید (جو انسانوں کے لئے قیامت تک ہدایت کا نصاب ہے) کے نزول کے صدقہ میں ہدایت کے جشن بہار کے طور پر بندوں کو عطا فرمائی گئی ہیں، خود ارشاد ربانی ہے:

شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن هدی للناس وبينات من الهدیٰ والفرقان، فمن شهد منكم الشهر فليصمه. (البقرۃ:۱۸۵)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے، وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے، اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ہدایت اور فرقان کی، سو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے لازم ہے وہ روزہ رکھے۔

ربّ کریم ارشاد فرما رہے ہیں، واہ واہ رمضان المبارک کی شان، کہ ہم نے اس میں قرآن مجید نازل کیا جو پوری انسانیت کے لئے ہدایت ہے اور کھلی ہوئی نشانی اور حق و باطل، کھرے کھوٹے کے درمیان امتیاز اور فرق کرنے والا ہے، گویا ماہ مبارک میں رحمت خداوندی اور اس کی طرف سے مغفرت دعاؤں کی قبولیت، تقویٰ اور نورانیت کی بے بہا بارش ہوتی ہے، مگر اصل میں یہ ماہ ہدایت کے متلاشی لوگوں کے لئے موسم بہار ہے، پوری انسانی تاریخ گواہ ہے کہ اس ماہ میں کتنے گم شدہ اور بے راہ انسانوں کی ہدایت یابی کا فیصلہ ہوتا رہا ہے۔

رمضان المبارک میں اس کریم رب کی جود و عطا، اور اس کی طرف سے بندوں پر خاص الخاص رحمت، مغفرت اور دعا کی قبولیت اور ہدایت کے موسم بہار میں کروڑوں کروڑ خوش قسمت بندوں نے فائدہ اٹھانے کا حق ادا کیا ہے، اور امت کے ہوش مندوں اور اپنے بھلے برے کا شعور رکھنے والوں کا ماہ مبارک کے آخری دن سے ہی، اگلے سال کے جود و عطا کے موسم بہار رمضان کے لئے دن گننا شروع کر دینا ان کا شعار رہا ہے۔ اور کیوں نہ ہو ان ہوش مندوں کے سرخیل اور انسانیت کے سب سے بڑے بہی خواہ نبی رحمۃ للعالمین نے اپنے عمل سے ان لوگوں کو رمضان کی ایسی ہی قدردانی اور انتظار کی خو سکھائی تھی، نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کو اس ماہ مبارک کی ایک ایک گھڑی کا اس قدر اہتمام رہتا تھا اور ایک پل کو ضائع ہونے سے بچانے کی ہمارے نبی ﷺ اس قدر فکر فرماتے تھے، کہ شعبان کے آخر میں ماہ مبارک کے لئے صحابہ کو اور ان کے واسطہ سے امت کو کمربستہ فرمانے کے لئے رمضان کے فضائل پر خطاب فرماتے اور امت کو اس کی قدردانی کی طرف

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

متوجہ فرماتے تھے،اس سے بڑھ کر یہ کہ ماہ شعبان کو ماہ مبارک کی تیاری کے طور پر گذارتے تھے،اور رحمت خداوندی کے اس موسم بہار کی قدردانی کے لئے گویا ماہ شعبان میں ریہرسل فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ماہ شعبان میں مسلسل اس طرح روزے رکھتے تھے کہ میں خیال کرتی تھی کہ شاید پورے شعبان میں ایک روز بھی افطار نہیں کریں گے۔بس ماہ مبارک سے متصل بالکل اخیر میں افطار فرماتے تھے،اور پورے سال کے برے بھلے نتائج کو ماہ رمضان کی کمائی پر منحصر فرماتے تھے۔

آیئے ہدایت کے اس موسم بہار کی آمد کو ہم بھی غنیمت سمجھیں،اور اپنی آئندہ کی زندگی کو بنانے اور اپنے دعوتی اہداف کی منظوری کرانے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین اور اعزاء کو انسانیت کی ہدایت کے عظیم منصب کی توفیق مانگنے (جس کو دے کر ہمیں خیر امت کے عظیم لقب اور اعزاز سے نوازا گیا) اور اللہ سے قبول کروانے کا سیزن سمجھ کر، ماہ مبارک کی قدردانی کے لئے کمر بستہ ہوں،اور ایک داعی امت کا فرد اور ختم نبوت کے صدقہ میں خیر امت کا عظیم منصب رکھنے والی امت کا ایک سپاہی بن کر اس کی کوشش کریں کہ اپنے گردونواح اور اپنے زیر اثر افراد میں ماہ مبارک اور ہدایت کے سیزن اور موسم بہار سے فائدہ اٹھانے اور قدردانی کے لئے ہم اپنی ذمہ داری ادا کریں گے،کم ازکم اس کی تو ہم سبھی آخری درجہ میں کوشش کریں کہ ماہ مبارک کے اس جود وعطا کے سیزن اور موسم میں ہم کھلے عام روزہ خوری،اور دن میں ہوٹلوں میں بے شرمی سے ماہ مبارک کی بے حرمتی کر کے اللہ کی جود وعطا کے بجائے اللہ کے غضب کو بھڑکانے والے کاموں سے اپنے گردونواح کے لوگوں کو بچانے اور باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔

آیئے،اس ماہ مبارک کے قدردانوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنے والوں میں اپنا نام لکھوانے کے لئے ہم چند موٹے موٹے مندرجہ ذیل کام کریں، کیا عجب ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس ماہ مبارک کے قدردانوں میں شامل فرما کر اپنی رحمت اور ہدایت اور نعمت مغفرت سے مالا مال فرمادیں۔

☆ ہر مسلمان اپنے کو غلام سمجھ کر ایک ضرورت مند اور محتاج غلام کی طرح اس جشن شاہی کا انتظار کرے،اور اپنے گھر اپنے محلے اور اپنے دوستوں کی مجلسوں میں خوشی خوشی اس کا ذکر شروع کردے، یہ ذکر اس طرح ہو کہ اس سے ماہ مبارک کی آمد پر خوشی کا اظہار ہوتا ہو،مثلاً ماشاءاللہ رمضان آرہا ہے، انشاءاللہ وہ بہت سے خیر کے حاصل ہونے کا ذریعہ بنے گا رمضان سے پہلے اس کی آمد کا ذکر اور اس کے فضائل واعمال کا ذکر کرنا خود جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا تاکہ پہلے ہی دن سے اس مبارک ماہ کی قدر کی جاسکے۔

☆ رمضان کے اعمال، تلاوت اور اذکار وغیرہ کے لئے وقت کو فارغ کرنے کی سعی کرے،بہت سے ایسے کام جو ماہ مبارک سے پہلے پورے کئے جاسکتے ہیں ان کو مکمل کرلے تاکہ کچھ وقت نوافل، ذکر وتلاوت کے لئے فارغ کیا جاسکے۔

☆ بہت احتیاط کے ساتھ،کم ازکم اس ماہ مبارک کے لئے حلال روزی کا انتظام کرے،اگر خدانخواستہ ہم کسی ایسے روزگار سے متعلق ہیں جو شرعی اعتبار سے غلط یا مشتبہ ہے اور دوسرا روزگار نہیں مل پا رہا ہے یا اس میں تاخیر ہو رہی ہے،تو ماہ مبارک کے لئے کہیں سے کم ازکم حلال قرض لے لیں،اور حلال غذا کا ہی استعمال کرے۔

☆ ماہ مبارک کے لئے ہم اپنی سہولت کے لئے پہلے سے نظام الاوقات طے کرلیں مثلاً تلاوت کے لئے ایک مقدار طے کرلیں کہ مجھے اتنی تلاوت ضرور کرنی ہے، اتنا کلمہ طیبہ ضرور پڑھنا ہے، اتنا استغفار روزانہ کرنا ہے، اتنا وقت دعا کے لئے خاص کرنا ہے، یہ مہینہ اللہ کے یہاں قبولیت کا ہے، جب ہمارے سارے کام بننے کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے، تو پھر منظوری کے جشن کا یہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

زمانہ ہاتھ سے جانے دینا محرومی کی بات ہے، دعا میں دل لگنے اور باب دعا کے کھلنے کے لئے وقت متعین کر کے بہ تکلف کچھ دیر تک دعا کا معمول بنانا بہت مفید ہے، اس طرح جب آدمی تکلف کے ساتھ دعا کرتا ہے تو کریم آقا اسے مانگنا بھی سکھا دیتے ہیں خصوصاً تہجد اور سحر گاہی کو تو مزے کی چیز سمجھنا چاہئے۔

☆ اس کا ارادہ کریں کہ اس مبارک مہینہ میں مجھے اپنی زندگی میں کچھ تبدیلی لانے کی کوشش کرنی ہے، کچھ خاص برائیاں اور منکرات جو زندگی میں داخل ہیں ان کو چھوڑنے کی کوشش کریں، اور کچھ اچھائیاں اور نیکیاں جو چھوٹ رہی ہیں ان کی پابندی کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆ اس کی کوشش کریں کہ جن لوگوں کے حقوق العباد معاف کرواسکتے ہیں تو ان کے حقوق معاف کروالیں اور جن کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے، ماہ مبارک سے ان کی شروعات کریں، اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو باقاعدہ حساب لگا کر زکوۃ ادا کریں، اگر آپ صاحب نصاب نہیں ہیں تو بھی راہ خدا میں جو خرچ کرنا ممکن ہو اس کو خرچ کرنے کی نیت کریں، اور اگر آپ بالفرض کسی کی مالی خدمت سے معذور ہیں تو کچھ جانی خدمت کا ہی ارادہ کریں۔

☆ ممکن ہو تو عشرہ آخر میں اعتکاف کو بڑی خیر اور نعمت سمجھیں کم از کم آخری عشرے کی راتوں میں اعتکاف کا اہتمام کریں۔

☆ اگر اس مبارک ماہ میں کسی اللہ والے کے پاس کچھ وقت گذارنا نصیب ہو جائے، یا جماعت میں جانے کا موقع مل جائے تو یہ ماہ مبارک کی قدردانی کا بہترین طریقہ ہے، جن خوش قسمت لوگوں کو والدین کا سایہ میسر ہے وہ لوگ اس موقع پر ان کو خوش کرنے اور ان کی خدمت کی کوشش کریں اور اس کو خاص وظیفہ سمجھ کر اس نعمت کی قدردانی کریں۔

☆ غرض ابھی سے ہمارے اندرون اور ہمارے حال سے یہ واضح ہو کہ ہم جشن شاہی کی اس آمد پر شاداں وفرحاں ہیں۔ اور اس کی سچی قدردانی کرنے والے ہیں۔

جزائے صوم

ماہِ صیام تحفۂ ربِ کریم ہے
ہر ہر عمل پہ اس کے ثوابِ عظیم ہے
روزے کی انتہائے فضیلت نہ پوچھئے
اس کی جزا تو خود ہی خدائے رحیم ہے

مولانا رئیس عرشیؔ کلیری

روزہ دار

قرآن جب سنیں گے سنائیں گے روزے دار
تاریکیاں دلوں کی مٹائیں گے روزے دار
قربت خدائے پاک کی پائیں گے روزے دار
جنت میں اک مقام بنائیں گے روزے دار
ذکرِ خدا کے ساتھ وہ فکروعمل کے ساتھ
محفل عبادتوں کی سجائیں گے روزے دار
پائیں گے لاکھوں نیکیاں ہر ایک لفظ پر
اللہ کی رضا میں جو آئیں گے روزے دار
افطار اور سحری کی برکات بے پناہ
اس کی عطا سے خوب ہی پائیں گے روزے دار
آئیں گی جو رمضاں میں شب قدر کی گھڑیاں
دامن کو رحمتوں سے سجائیں گے روزے دار
دیگر زکوٰۃ فطرہ وصدقہ غریب کو
انسانیت کا فرض نبھائیں گے روزے دار
رمضان کے مہینے میں کرکے عبادتیں
جذبہ سے شادؔ عید منائیں گے روزے دار

ڈاکٹر جمیل احمد شادؔ، مورنہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

قرآن مجید کا ایک بھلایا ہوا حق

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

رمضان المبارک کے مہینہ کو قرآن مجید سے ایک خاص مناسبت ہے، مفسرین کے بیان کے مطابق اس مہینہ میں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ اول پر بھیجا گیا، پھر اسی مبارک مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترنا شروع ہوا، اس ماہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آپ ﷺ قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے، اس ماہ میں ایک مستقل نماز ''تراویح'' کی رکھی گئی، تاکہ اس میں پورا قرآن مجید بحالتِ نماز پڑھا اور سنا جائے، اس لئے یہ مہینہ ہمیں قرآن مجید کے حقوق اور اس مبارک کتاب کی نسبت سے ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

قرآن مجید کے بہت سے حقوق ہیں، قرآن مجید کے الفاظ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس لئے اس کتاب کی تلاوت اور اس کے الفاظ کا تکرار، پھر اس تلاوت میں بھی قرآن کو صحیح طریقہ پر اور عمدگی کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام، قرآن مجید کے معانی و مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرنا، جو لوگ عربی زبان سے واقف ہوں اور انھوں نے اسلامی علوم کی تحصیل کی ہو، وہ علماء ربانی کے مستند تراجم قرآنی سے استفادہ کرسکتے ہیں، قرآن مجید کا حق اس کا احترام اور اس پر یقین و ایمان بھی ہے، قرآن مجید کے حقوق میں سے ایک اہم ترین حق قرآن پر عمل کرنا ہے، جن چیزوں پر عمل کرنا ہے، جن چیزوں کو قرآن نے حلال قرار دیا ہے ان سے فائدہ اُٹھانا اور جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا قرآن پر عمل کرنا ہے اور اسی سے آدمی کی نجات متعلق ہے، یہ وہ حقوق ہیں جن پر کسی نہ کسی درجہ میں عمل کی کوشش کی جاتی ہے، قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، تلاوت کا طریقہ سیکھا جاتا ہے، قرآنی تعلیمات سے واقف ہونے کی کوشش کی جاتی ہے حسبِ توفیق لوگ قرآن پر عمل کرتے ہیں، قرآن پر ہمارا ایمان و یقین ہے کہ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور ہر مسلمان کے لئے یہ کتاب چشم عقیدت کا سرمہ ہے اور وہ اس کتاب کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کرسکتے، غرض ان حقوق کا کوتاہی کے ساتھ ہی سہی کچھ نہ کچھ ادا کیا جاتا ہے

لیکن قرآن کا ایک اور حق بھی ہے، بھلایا اور فراموش کیا ہوا حق، ایسا حق کہ جس کی طرف ہمارا ذہن بھی نہیں جاتا اور جس کو ادا کرنے کے لئے ہمارے سینہ میں کوئی عزم بیدار نہیں ہوتا، یہ حق ہے اللہ کی اس کتاب کو اللہ کے بندوں تک پہنچانا، قرآن مجید کی ایک صفت ''ہدیٰ'' ہونا ہے، ہدیٰ کے معنی سراپا ہدایت کے ہیں، ہدایت و رہنمائی کے لئے ضروری ہے کہ یہ کتاب ان لوگوں تک پہنچائی جائے جو ہدایت سے محروم ہیں، قرآن کسی خاص قوم کی جاگیر یا ملکیت نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس امانت کا حق ہے کہ اسے پوری انسانیت تک پہنچایا جائے۔

قرآن مجید میں ساڑھے چھ ہزار سے اوپر آیتیں ہیں، ان میں سے پانچ سو آیات احکام سے متعلق ہیں، جن میں عملی زندگی کے بارے میں شرعی قوانین بیان کئے گئے ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، نکاح، طلاق، جرم وسزا وغیرہ، بقیہ آیات براہِ راست یا بالواسطہ دعوتِ دین سے متعلق ہیں، یا تو ان میں لوگوں کو ایمان کی دعوت دی گئی ہے یا انبیاء کے دعوتی واقعات اور قصص کو ذکر فرمایا گیا ہے، غرض یہ ایسا فریضہ ہے جو قرآن مجید کے تقریباً نوے فیصد مشتملات کا نچوڑ اور اس کا خلاصہ ہے خود قرآن مجید میں تبلیغ قرآن کے فریضہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

یاایھاالرسول ! بلّغ ما انزل إلیک من ربک وإن لم تفعل فما بلغت رسالته واللہ یعصمک من الناس،ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین ۔(المائدہ:٦٧)

اے رسول ﷺ ! جو کتاب آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اسے پہنچا دیجئے ، اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو کفر پر بضد ہیں۔

غور کیجئے ! اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی بلیغ تاکید کے ساتھ تبلیغ قرآن کا حکم دیا جارہا ہے اور یہ بھی فرمایا جارہا ہے کہ اگر آپ نے یہ کام نہیں کیا، تو آپ نے رسالت و پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذمہ داری کا اس قدر احساس تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی راتوں کو انسانیت کی ہدایت کے لئے خدا کے سامنے رونے ، گڑگڑانے اور التجا کرنے میں گزاردی اور دن بندگانِ خدا کو اللہ کی طرف بلانے اور بندوں کو خدا سے جوڑنے میں صرف کیا، اسی لئے آپ ﷺ نے طائف میں پتھر کھائے اور لہولہان ہوگئے، اُحد میں چہرۂ مبارک کا زخمی ہونا گوارہ فرمایا، شعبِ ابی طالب میں بھوک و پیاس کی کلفت اُٹھائی ، مکہ سے تلواروں کے سایہ میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئے، آپ ﷺ کے عم محترم کا کلیجہ چبایا گیا اور آپ ﷺ کی صاحبزادی کو طلاق دی گئی، ان ساری آزمائشوں اور ابتلاؤں اور مخالفتوں وعداوتوں سے آپ ﷺ کیوں کر گزرے؟ اسی لئے کہ حق رسالت کی یہ ذمہ داری ادا ہو۔

چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع سے جب ایک لاکھ سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے اپنے اثر انگیز وداعی خطبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ کیا ہم نے تم تک اللہ کے دین کو پہنچا دیا، ھل بلغت ؟ تم اس بارے میں کیا کہو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم گواہ ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم تک اللہ کی کتاب پہنچادی ، نبوت کا حق ادا فرمادیا اور ہمارے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ فرمایا:''نشھد انک قد بلغت وأدیت ونصحت '' آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: اے اللہ! آپ گواہ رہیں، اے اللہ ! آپ گواہ رہیں، اے اللہ ! آپ گواہ رہیں۔(مسلم باب حجۃ النبی ﷺ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ تمام ہو چکا ہے، لیکن یہ دین قیامت تک کے لئے ہے اور آپ ﷺ کی نبوت ابدی اور دائمی ہے، اس لئے جو ذمہ داری پیغمبروں اور رسولوں پر تھی، وہ اب اس اُمت کے سر آگئی ہے، اور اسے قیامت تک اس فریضہ کو انجام دینا ہے، اگر آپ نے نماز پڑھ لی، روزے رکھ لئے ، زکوۃ ادا کی، حج کا اہتمام کیا، ماموارت پر عمل کیا، اور منہیات سے اپنے آپ کو بچایا، لیکن ان بندوں تک دین کو پہنچانے کی کوشش نہیں کی جو ہدایت سے محروم ہیں، تب بھی آپ کا عمل قرآن کی دس فیصد سے بھی کم ہی آیات پر ہوا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اُٹھا کر دیکھیں تو آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا نوے فیصد حصہ دعوتِ دین ہی میں گزرا ہے ، جہاد بھی اصل میں دعوتی جدوجہد ہی سے عبارت ہے ، دعوتِ دین اور تبلیغ قرآن سے غفلت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیرتِ نبوی ﷺ کے بہت بڑے حصہ کو نظر انداز کر دیا ہے اور ان کے لئے اپنی زندگی میں کوئی حصہ نہیں رکھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غور فرمائیے کہ اس آیت میں دعوت کے ثمر اور نتیجہ کو بھی بیان فرمایا گیا ہے، آخرت کا اجر تو بے شمار ہے ہی، لیکن دنیا میں دعوت کا نتیجہ ''عصمت من الناس'' (لوگوں سے حفاظت) کی صورت ظاہر ہوگا ، یوں تو '' ناس'' (لوگوں) میں پوری انسانیت شامل ہے، لیکن ایک بڑے صاحب نظر مفسر کا بیان ہے کہ قرآن مجید میں اکثر ''ناس'' سے مشرکین اور کفار مراد لئے جاتے ہیں ، گویا اس آیت میں خاص طور پر غیر مسلموں سے تحفظ کی طرف اشارہ ہے اور اگر اس کے ساتھ ساتھ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو سامنے رکھئے کہ جب اُمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دے گی تو اُمت پر ظالموں کا تسلط ہوجائے گا، تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کا نتیجہ لوگوں سے تحفظ ہے، اور دعوت کو چھوڑنے کا نتیجہ ظالموں کا تسلط۔

آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے، کہ ہر جگہ یہاں تک کہ عالم اسلام کے قلب میں بھی ستم پیشہ یہود و نصاریٰ کا تسلط ہے اور مسلمان اپنے آپ کو خواہ وہ اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں، غیر محفوظ اور غیر مامون محسوس کررہے ہیں، اس کا حل اللہ کے غیبی نظام کے مطابق ہے، جس پر ہمارا ایمان دیدۂ وشنیدہ چیزوں سے بھی بڑھ کر ہونا چاہئے، یہی دعوت الی اللہ کا کام ہے، افسوس کہ عیسائی دنیا کروڑوں کی تعداد میں بائبل شائع کرتی ہے اور ہر علاقہ میں وہاں کی زبان میں پہنچائی جاتی ہے، ہم دین حق کے حامل ہیں اور خدا کی آخری کتاب ہمارے پاس محفوظ ہے، لیکن ہمیں اللہ کی بھیجی ہوئی اس امانت کو اللہ کے بندوں تک پہنچانے کی توفیق نہیں۔

کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہم اپنے مروجہ جلسے، جلوس کو کم کرکے برادران وطن کے اجتماعات رکھتے اور دردمندی کے ساتھ ان کے سامنے قرآنی تعلیمات کو رکھتے؟ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم اپنی دعوتِ افطار میں غیر مسلم بھائیوں کو مدعو کریں اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کے سامنے اللہ کا پیغام پہنچائیں؟ کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں کہ ہم قرآن مجید کے ترجمے مقامی زبانوں میں غیر مسلم برادرانِ وطن تک پہنچائیں، اور انھیں بتائیں کہ یہ صرف ہماری نہیں آپ کی بھی کتاب ہے اور صرف ہمارے نہیں، ہمارے آپ کے سبھوں کے خدا نے محبت کا یہ سندیش دنیا کو بھیجا ہے۔

اگر قیامت کے دن خدا کے سامنے ہمارے غیر مسلم پڑوسی کھڑے ہوجائیں کہ ہمارے اس پڑوسی کے پاس آپ کی کتاب تھی اور اس نے ہم تک نہیں پہنچایا، کچھ غیر مسلم کھڑے ہوجائیں کہ ہماری دوکان اور کارخانہ میں فلاں فلاں مسلم بھائی کام کیا کرتے تھے اور بظاہر ہمارا کاروبار اس کے لئے رزق کا ذریعہ تھا، لیکن کبھی اس نے ہم تک آپ کی بھیجی ہوئی سوغات نہیں پہنچائی، اگر غیر مسلم مزدور کھڑے ہوجائیں کہ ہم نے گاڑھے پسینے بہا کر ان مسلمانوں کے عشرت کدے تعمیر کئے، لیکن ان مسلمانوں نے کبھی دوزخ کے آتش کدہ کی طرف ہمارے بڑھتے ہوئے قدم کو تھامنے کی کوشش نہیں کی، اور اگر اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت سے سوال کر بیٹھیں کہ جس کتاب کو پہنچانے کے لئے ہم نے پتھر کھائے، چوٹیں سہیں، جان قربان کرنے کے خوف کو قبول کیا، تم نے اس کے لئے اپنی زبان اور اپنی زندگی کا تھوڑا سا وقت بھی خرچ نہیں کیا؟ تو سوچئے خدا اور اس کے رسول کے سامنے ہم لوگ کس قدر شرمسار ہوں گے اور کیوں کر ان سوالات کے جوابات دے سکیں گے؟؟

سرپرست: داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ

دختران اسلام کی دینی وعصری مثالی تعلیم گاہ

الجامعۃ الاسلامیہ رحمۃ للعالمین

موضع ریاوَلی نگلہ، ضلع مظفرنگر (یوپی)

اہم اور فوری ضروریات

خریدی گئی جگہ کا باقی قرض تقریباً آٹھ لاکھ روپئے

دس درس گاہوں کی تعمیر — دارالاقامہ کی تعمیر

پانی کی ٹنکی کا نظم — اسٹاف کوارٹر کی تعمیر

مولانا مفتی محمد تسلیم قاسمی مہتمم

رابطہ نمبر 9634417073

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

رمضان کی تیاری کیسے کریں؟

ڈاکٹر محی الدین غازی، متحدہ عرب امارات

ماہ رمضان قریب آچکا ہے، خوش نصیب ہوگا وہ جسے ایک بار پھر رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں میسر آئیں، اور انتہائی بدنصیب ہوگا وہ جسے یہ ماہ مبارک ملے اور وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

رمضان المبارک سے بھر پور فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سے ہی اس کی تیاری کی جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان میں رکھا کرتے تھے، اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ شعبان کا مہینہ جو رمضان المبارک سے بالکل متصل ہے تیاری کے لئے موزوں مہینہ ہے، آیئے ہم سب مل کر سوچیں کہ رمضان المبارک کی تیاری کیسے کی جائے؟

فیصلہ

ایک فیصلہ کریں (پر عزم اور مضبوط فیصلہ) کہ اس ماہ مبارک کو ہم اپنی زندگی کا آخری رمضان سمجھ کر گزاریں گے، پتہ نہیں پھر یہ سنہری موقعہ دوبارہ ملے نہ ملے، یہ رمضان ہماری زندگی کا فیصلہ کن موڑ ہوگا، اس مرتبہ ہم پورے ایک ماہ کی مشق وتربیت کے ذریعہ اپنی زندگی کو بالکل بدل ڈالیں گے، اس ایک ماہی تربیتی کورس کے ذریعہ ہمارے جسم اور ہمارے دل ودماغ نیکیوں کے عادی اور برائیوں سے متنفر ہوجائیں گے۔

ذہنی تیاری

اس مبارک فیصلے کے بعد آپ ذہن کو رمضان المبارک کی تیاری کے لیے یکسو کرلیں، جس طرح سالانہ امتحان سے پہلے ہی آپ کے دل ودماغ پر امتحان سوار ہوجاتا ہے رمضان آپ کی توجہ اور سوچ کا محور بن جائے، ابھی سے طے کیجیے کہ ماہ رمضان کی کس طرح بھرپور انداز سے برکتیں سمیٹنی ہیں، اس عظیم سالانہ امتحان میں کس طرح انعام کا مستحق خود کو بنانا ہے۔

تصحیح تلاوت

کیا آپ روانی سے صحیح صحیح قرآن مجید کی تلاوت کر لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو دیر مت کیجیے آج ہی سے کسی کو اپنا استاذ بنالیں اور قرآن مجید کی صحیح تلاوت سیکھنا شروع کردیں، آپ کے ساتھی، گھر یا پڑوس کا کوئی بزرگ، مسجد کے امام صاحب، یا قریبی مدرسہ کے کوئی مدرس۔ غرض یہ کہ کوئی جھجھک اور رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے، کیوں کہ رمضان تو قرآن کا مہینہ ہے، اس ماہ کا بڑا حصہ تلاوت میں گزرنا چاہئے، تلاوت کرنے میں جو لطف حاصل ہوتا ہے، وہ اٹک اٹک کر پڑھنے میں کہاں مل پاتا ہے، یقین جانئے جو وقت آپ کے پاس ہے وہ تلاوت قرآن سیکھنے اور اسے رواں کرنے کے لیے بہت کافی ہے بس ارادہ کی دیر ہے۔

مسنون دعائیں یاد کرنا

ماہ رمضان کی کچھ تو مخصوص دعائیں ہیں جیسے سحری وافطار کی دعائیں اور قیام لیل کی دعا، پھر ان کے علاوہ بھی بہت ساری مسنون دعائیں اور اذکار یاد کرلیں، رمضان کی راتوں میں جب سجدہ میں گر کر یہ مسنون دعائیں رب کے حضور پیش کریں گے، جب دن کے وقت سوکھے ہونٹوں اور خشک زبان کو ذکر الٰہی سے تر کریں گے تو رب کائنات کتنا خوش ہوگا، مسنون دعاؤں کی خوبی یہ ہے کہ وہ بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور آسانی سے یاد ہوجاتی ہیں، پھر کوتاہی کیوں ہو؟ روزانہ ایک دعا بھی یاد کریں تو ماہ رمضان کے استقبال کے وقت ہمیں بیسیوں دعائیں یاد ہوچکی ہوں گی، پھر کتنا اچھا لگے گا ماہ رمضان کا استقبال۔

قیام لیل کی مشق

رمضان المبارک میں قیام لیل کی بڑی فضیلت ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کی راتوں کو ایمان واخلاص کے ساتھ قیام کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

دیئے جائیں گے، بڑے خوش نصیب بندے ہوتے ہیں وہ جو رات کی تاریکیوں میں اٹھ کر اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں تلاوت کرتے ہیں دعا اور استغفار کرتے ہیں، آنسوؤں اور سسکیوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں، اس کی مشق بھی اگر ابھی سے شروع کردیں تو رمضان کی راتوں کا لطف دوبالا ہوجائے گا، کیوں کہ بغیر مشق کے رات میں اٹھنا اور اٹھ کر پھر عبادت کرنا طبیعت پر بہت شاق گزرتا ہے اور اگر پہلے سے کچھ مشق اور عادت ہوجائے تو یہ مشکل کام نہایت آسان ہوجاتا ہے، ویسے بھی سال کی تمام راتوں میں اٹھنا مطلوب ومسنون ہے۔

سورتیں یاد کرنا

نمازوں میں پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی جتنی سورتیں یاد ہیں ان کے علاوہ مزید کچھ سورتیں یاد کرلیں جتنی زیادہ سورتیں یاد ہوں گی اتنا ہی بھرپور قیام لیل ہوگا آغاز چھوٹی سورتوں سے کریں

انفاق کی تیاری

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سخی اور فیاض تھے، اور سب سے زیادہ سخی وہ رمضان میں ہوتے تھے، رمضان المبارک میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے کی بڑی فضلیت ہے، اگر آپ ابھی سے اپنے فاضل اخراجات کم کرکے اور جیب خرچ کو سمیٹ کرکے رقم جمع کرلیں تو رمضان المبارک میں انفاق کے مواقع میسر آسکتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں انفاق نہیں کیا جائے، تاہم معمول کے انفاق کے علاوہ کچھ رقم بچا کر رمضان میں انفاق کے لیے خود کو تیار کرنا بھی رمضان کی تیاریوں میں شامل ہے۔

مسائل و مقاصد سے واقفیت

رمضان کی علمی وفکری تیاری بھی پہلے سے ہونا چاہیے، رمضان کے جملہ مسائل سے واقفیت ہو، رمضان کے مقاصد ابھی سے ذہن نشین کرلیے جائیں، قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کی مدد سے رمضان اور روزہ سے متعلق آیتوں پر غور فکر کرکے رمضان کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، جن احادیث میں رمضان اور روزوں کا خصوصی تذکرہ ہے انہیں بھی ترجمہ کی مدد سے پڑھا جائے، علماء کرام نے رمضان المبارک پر جو مضامین اور کتابیں لکھی ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔

بری عادتوں سے چھٹکارا

بدکلامی، فحش گوئی اور فضول باتیں روزہ کی روح کے منافی ہیں، ویسے بھی یہ وہ چیزیں ہیں جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتی ہیں، جس زبان نے اللہ اور اس کے رسول کا نام لیا ہو اس زبان پر گالی اور فحش بات کیسے آسکتی ہے؟ ایسی پیاری زبان کو تو ہمیشہ پاک وصاف رہنا چاہیے۔

ہوتا یہ ہے کہ گزشتہ عادت یا ماحول کے زیر اثر کبھی کبھی بے خیالی میں بھی غلط بات، گالی وغیرہ زبان پر آجاتی ہے، اگر ابھی سے ہم اپنی زبان پر کڑی نگاہ رکھیں تو ان شاء اللہ زبان ایسی تمام باتوں سے بالکل متنفر ہوجائے گی اور بھول کر بھی یہ گندی باتیں زبان پر نہیں آسکیں گی، اسی طرح نگاہ اور دل کی بھی کڑی نگرانی کی ضرورت ہے۔

وقت ابھی سے فارغ کیجیے

اپنے وقت پر تفصیلی نظر ڈالئے اور ابھی سے وقت کی تنظیم اس طرح کیجیے کہ رمضان کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کا وقت مل سکے، رمضان کے جو عموی کام ابھی ہوسکیں وہ ابھی کرلیں، غیر ضروری کاموں کو رمضان کی مصروفیات میں سے بالکل خارج کردیں۔

دعا کریں

کوئی بھی کام اللہ کی مدد اور توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے، لہذا تمام تیاریوں کے ساتھ ساتھ آیئے ہم اپنے رب کریم سے دعا کریں اور کرتے رہیں کہ رب کریم ہمیں رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فیضاب ہونے کا موقع اور توفیق دے۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

روزہ تربیت نفس کا بہترین ذریعہ

مفتی محمد عبداللہ قاسمی، استاذ فقہ وادب دار العلوم حیدرآباد

روزہ ایک عظیم الشان عبادت ہے، تربیت نفس کا ایک بہترین نسخہ خداوندی ہے، نفس کشی اور گناہوں سے کنارہ کشی کا بہترین ذریعہ ہے، روزہ خالق ومخلوق کے درمیان رشتہ کو مضبوط اور قوی بناتا ہے، انسان کے اندر ایثار وہمدردی کا جذبہ پیدا کرتا ہے، غرباء پروری اور مساکین کی دست گیری پر ابھارتا ہے، روزہ رکھنے سے انسان کے اندر حیوانیت اور بہیمیت کے جذبات مغلوب ہوتے ہیں، ملکوتی اور ربانی صفات پروان چڑھتے ہیں۔

قرآن کریم کے اندر اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا:

یاآیھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ: ۱۸۳) اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاو۔ اس آیت کریمہ کے اندر اللہ تبارک وتعالی نے روزہ کی فرضیت کا بنیادی اور اساسی مقصد بتایا کہ روزہ رکھنے سے تمہارے اندر تقوی وللّٰہیت اور خشیت خداوندی کی کیفیت پیدا ہونی چاہیے، گناہوں سے بچنے کا داعیہ تمہارے دلوں میں پیدا ہونا چاہیے، حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ سے دریافت کیا کہ تقوی کسے کہتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جس طرح ایک انسان خاردار جھاڑی سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے نہایت احتیاط کے ساتھ گزرتا ہے، اسی طرح گناہوں کی خاردار جھاڑیوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے نہایت احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنے کا نام تقوی ہے۔

روزہ کی حقیقت کیا ہے؟ ایک انسان کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ روزہ کی نیت سے صبح سے شام تک کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنا ہے، کوئی چیز حلق سے نیچے اتار لی تو تمہارا روزہ نہیں ہوا، روزہ کے لئے ہم نے جو وقت مقرر کیا ہے اسی میں تمہیں روزہ رکھنا ہے، روزہ رکھوگے تو تمہیں ثواب ملے گا، اللہ کی خوشنودی اور اس کا تقرب حاصل ہوگا، روزہ نہیں رکھوگے تو تمہیں سزا ہوگی، اللہ کا غضب وغصہ تم پر نازل ہوگا، لوگوں سے چھپ کر بند کمرہ کے اندر تم نے کچھ کھا پی لیا تو بھلے ہی تمہیں لوگ روزہ دار کہیں؛ لیکن ہماری نظر میں تمہارا روزہ ادا نہیں ہوا، اور پہلے ہی بتادیا گیا کہ روزہ کی جزاوثواب کی امید بھی اس دنیا میں مت رکھنا، جب قیامت کے دن تم حاضر ہوگے تو تمہارے روزہ کی جزاوسزا دی جائے گی، یہ چند ہدایات دے کر انسان کو آزاد اور مختار چھوڑ دیا جاتا ہے، اس کی نقل وحرکت پر نگاہ رکھنے کے لئے نہ کسی پولیس کو مقرر کیا جاتا ہے، نہ کوئی حکومتی کارندہ اس کی نگرانی کرتا ہے، بند کمرہ میں لوگوں کی نگاہوں سے دور انسان بھوک کی تکلیف اور پیاس کی شدت سے بدحال ہے، سامنے انواع واقسام کے لذیذ کھانے اور ٹھنڈا شیریں پانی موجود ہے، جب دل چاہے کھانا حلق کے نیچے اتار سکتا ہے، ٹھنڈا شیریں پانی پی کر اپنی پیاس بجھا سکتا ہے؛ لیکن اندر کا محاسب ونگران انسان کو اس عمل سے باز رکھتا ہے، اور خدا کا خوف اور آخرت کا استحضار دلنشیں کرتا ہے؛ جس کی وجہ سے انسان کے لئے بھوک کی تکلیف اور پیاس کی شدت کو برداشت کرنا آسان ہوجاتا ہے، یہ عملی تربیت انسان کو مسلسل ایک مہینہ تک دی جاتی ہے، اور اسے شریعت پر عمل کرنے کا خوگر بنایا جاتا ہے، نفسانی خواہشات کو کچلنے کی عادت ڈالی جاتی ہے، دنیا کے چندروزہ آسائش وآرام اور وقتی لذت ومنفعت کو انسان کی نظر میں بے وقعت اور بے قیمت بنایا جاتا ہے، آخرت کی پائیدار نعمتوں اور وہاں کی دائمی لذتوں کو مطمح نظر اور سرمایہ حیات بنایا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ اگر انسان کے قلب میں راسخ ہوجائے تو

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

پھراس کے لئے گناہوں سے بچنا اوراحکام شرعیہ پر عمل کرنا سہل ہوجاتا ہے،اس کے قول وعمل میں ہم آہنگی ہوتی ہے، جلوت ہو یا خلوت اس کے عمل میں یکسانیت ہوتی ہے، بند کمرہ میں رات کی تنہائی میں گناہ کا خیال دل میں آئے تو اس کا دل کانپ جاتا ہے، اپنے حرکات وسکنات پر لوگوں سے پہلے خود اس کا ضمیر گرفت کرتا ہے، اپنے اعمال وافعال کا وہ خود محتسب اورنگراں ہوتا ہے۔

روزہ کی حالت میں جب بھوک کی تکلیف انسان کو بے قرار وبے چین کردیتی ہے، پیاس کی شدت سے اس کا حلق سوکھنے لگتا ہے تو اس وقت غرباء ومساکین کا تعاون اوران کی مالی امداد کا جذبہ اس کے اندر پیدا ہوتا ہے، یتیموں اور بیواؤں کی دست گیری پر اس کا ضمیر اسے ابھارتا ہے، مصیبت زدہ اور پریشان حال لوگوں پر اسے ترس اور رحم آتا ہے؛ بے سہارا اور کمزوروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا ہے، اس طرح سے انسان کے اندر ایثار وہمدردی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، غرباء پروری اور جود وسخا جیسی عظیم اور بلند صفات کی نشو ونما ہوتی ہے، ساتھ ہی انسان کو اللہ تبارک وتعالی کی نعمتوں کا استحضار ہوتا ہے اللہ جل شانہ کے انعامات واحسانات اس کی نگاہوں کے سامنے آتے ہیں، تشکر وامتنان اوراحسان مندی کے جذبات دل میں پوری شدت کے ساتھ موجزن ہوتے ہیں، اورانسان ان جذبات تشکر میں ڈوب کر جب اپنے مالک حقیقی کے دربار میں جبین نیاز خم کرتا ہے، اور اللہ جل شانہ کی عبادت بجالاتا ہے تو اس کو ایسا کیف وسرور اوردلی اطمینان نصیب ہوتا ہے جس کا صحیح اندازہ بجز اس انسان کے کوئی اور نہیں کرسکتا، اس انسان کے دل میں عشق خداوندی کی ایسی چنگاری بھڑکتی ہے کہ ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

سحری کھانے کے دوران جب انسان کے کانوں میں اذان کی آواز گونجتی ہے تو فوری کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، منھ میں ڈالنے کے لئے اٹھایا ہوا لقمہ دسترخوان پر رکھ دیتا ہے، منھ سے لگایا ہوا پانی کا پیالہ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ جاتا ہے، انسان کی بھوک باقی ہے، کھانے کے لئے اس کا دل مچل رہا ہے، پیاس کی وجہ سے حلق سوکھ رہا ہے؛ لیکن اپنی بھوک اور پیاس کو قربان کرکے اللہ تبارک وتعالی کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے، اپنے خالق ومالک کی اطاعت وفرماں برداری میں بجھ جاتا ہے، افطار کے وقت انواع واقسام کے میوہ جات دسترخوان پر موجود ہیں، شیریں ٹھنڈا پانی سامنے رکھا ہے، جب دل چاہے میوہ اپنے منھ میں رکھ سکتا ہے، ٹھنڈا شیریں پانی پی کر اپنی پیاس کی تسکین کرسکتا ہے؛ لیکن وہ صبر وضبط سے کام لیتا ہے، نفسانی خواہشات کو کنٹرول کرتا ہے، حکم خداوندی کا منتظر رہتا ہے، گویا انسان روزہ کی حالت میں اپنے ہر عمل سے اللہ جل شانہ کی مکمل اطاعت وانقیاد کا ثبوت دیتا ہے، اور اللہ کے سامنے اپنی عبودیت وبندگی کا اظہار کرتا ہے۔

روزہ سے شہوانی جذبات بھی قابو میں آتے ہیں، نفسانی خواہشات پر کنٹرول ہوتا ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ان لوگوں کو جو شادی کے بعد کی ذمہ داریاں اٹھانے کے متحمل نہیں ہیں، انہیں روزہ رکھنے کی ہدایت دی ہے؛ کیوں کہ روزہ شہوانی جذبات پر قابو پانے میں معاون ومددگار ثابت ہوتا ہے، انسان پر روزہ کی فرضیت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جس طرح انسان اللہ تبارک وتعالی کے حکم پر مباح چیزوں یعنی کھانے پینے اور بیوی کی قربت سے رک جاتا ہے، اسی طرح محرمات اور مشتبہات سے اسے بچنا چاہیے، معاصی اور سیئات سے کنارہ کش رہنا چاہیے، قدم قدم پر اللہ تبارک وتعالی کی رضا وخوشنودی مدنظر رہنی چاہیے، دل میں خوف خداوندی، خشیت باری پیدا ہونی چاہیے، یہی روزہ کی فرضیت کا بنیادی اوراساسی مقصد ہے، ایک مہینہ تک انسان کو اسی کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔

روزہ کے حقیقی ثمرات اور برکات حاصل کرنے کے لئے روزہ کے آداب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے، روزہ کے آداب ملحوظ رکھنے سے روزہ میں قوت اورجان آتی ہے، روزہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت کو پہنچتا ہے، روزہ کے حقیقی ثمرات اور روحانی برکات سے انسان پوری طرح متمتع اور فیض یاب ہوتا ہے، اس کے برخلاف جو انسان روزہ کے آداب کا خیال نہیں رکھتا تو وہ روزہ کے انوار وبرکات سے محروم رہتا ہے، اور بجز بھوکا پیاسا رہنے کے اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

چنانچہ روزہ کی حالت میں جھوٹ، چغل خوری، غیبت اور بہتان سے زبان کو محفوظ رکھا جائے، گالی گلوج اور لڑائی جھگڑے سے کنارہ کشی اختیار کی جائے، گناہ صغیرہ وکبیرہ سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے، حرام اور مشتبہ غذا سے اجتناب کیا جائے، فضول اور لایعنی کاموں میں ضیاع وقت نہ کیا جائے، زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تبارک وتعالی کی عبادت میں صرف کیا جائے، نوافل کی ادائیگی کا خاص اہتمام کیا جائے، اپنے گناہوں سے استغفار اور توبہ کا اہتمام کیا جائے، زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کا معمول بنایا جائے، تکبیر اولی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے، بقدر استطاعت نفلی صدقات ادا کرنے کی کوشش کی جائے، انسان اگر رمضان المبارک کے مہینہ میں ان چیزوں کا اہتمام کرلے تو انشاء اللہ اسے روزہ کے حقیقی ثمرات اور روحانی برکات حاصل ہوں گی، روزہ کی وجہ سے زندگی میں صالح انقلاب آئے گا، تقوی وپرہیز گاری سے صفحہ حیات روشن ہوگا، اللہ تبارک وتعالی کی عبادت و بندگی سے حلاوت وچاشنی محسوس ہوگی، تضرع وانابت الی اللہ سے دل کی کھیتی سرسبز وشاداب ہوگی، نفسانی خواہشات کی جکڑ بندیوں سے آزادی نصیب ہوگی، شیطانی اور دجالی قوتوں سے لوہا لینے کی طاقت حاصل ہوگی، اس طرح سے مسلمان اپنی عظمت رفتہ اور کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرسکتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک کی صحیح قدردانی کی توفیق نصیب فرمائے، اس عظیم مہینہ کی سعادت وبرکات سے متمتع اور فیض یاب فرمائے۔آمین

ضلع باغپت کی ایک قدیم دینی تعلیمی درس گاہ

مدرسہ امداد القرآن

مقام: ملانا، پوسٹ: جھونٹ پور ضلع باغپت (یوپی)

معیار تعلیم

درجہ ابتدائی سے پانچویں کلاس تک معیاری تعلیم وتربیت کے ساتھ، اور حفظ وتجوید کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے

مولانا سرفراز حسین (مہتمم)
رابطہ نمبر: 9690503877

قاری سید نعمت اللہ ہاشمی (نگراں)
رابطہ نمبر: 8439481833

ارتداد زدہ ہریانہ میں احیائے اسلام کی کوششوں کا ایک حصہ

جامعہ نشأة الاسلام

موضع آسن کلاں، نیفتہ روڈ، پانی پت (ہریانہ)

نرسری سے آٹھویں کلاس تک اور حفظ وتجوید کی معیاری تعلیم کا انتظام ہے

قاری محمد مستقیم رحیمی (ناظم مدرسہ)
رابطہ نمبر: 8171600159

مولانا منصب علی قاسمی (مہتمم)
رابطہ نمبر: 9817171487

قاری سید نعمت اللہ ہاشمی (نگراں)
رابطہ نمبر: 8439481833

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

نسیم ہدایت کے جھونکے

جناب اسعد عمر سے ایک ملاقات

احمد اوّاہ ندوی

احمد اوّاہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؟

اسعد عمر: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

س: اسعد عمر صاحب ابی نے بتایا کہ آپ دہلی آئے ہوئے ہیں، اتفاق کی بات ہے کہ میں بھی ایک دن کے لئے پھلت سے آیا تھا، شاید آپ سے بھی ابی نے بتایا ہوگا کہ ہمارے یہاں پُھلت سے ایک دعوتی میگزین ارمغان کے نام سے نکلتی ہے، اس کے لئے آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں؟

ج: جی ہاں، حضرت نے مجھے بتایا تھا، پہلے تو میرا خیال تھا کہ میرے مسائل کچھ حل ہوجائیں تو ہی میں کچھ باتیں کروں، مگر حضرت نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں ہر نیکی کا اجر وثواب ستر گنا ہوجاتا ہے، اور میرے رب نے مجھے ہدایت دی ہے، حضرت نے کہا کہ انٹرویو شائع کرنے کا مقصد لوگوں میں دینی خصوصا دعوتی اسپرٹ پیدا کرنا ہوتا ہے، تو اس مہینہ میں میری باتیں اور کارگذاری پڑھ کر کچھ بندوں کو نیکی خصوصا دعوت جو سب سے بڑی نیکی ہے، کرنے کی توفیق ہوگی تو دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں ستر گنا اجر وثواب ملے گا، پھر یہ بھی ہے کہ موت کا ایک لمحہ اطمینان نہیں، نہ معلوم آئندہ مجھے یہ باتیں سنانے کی مہلت بھی ملے گی یا نہیں؟ آپ شوق سے جو چاہیں مجھ سے سوال کریں۔

س: ڈاکٹر راحت آپ کے ساتھ ممبئی سے آئے ہوئے ہیں آپ کا ان سے کتنے دنوں سے تعلق ہے، اور یہ دوستی اور تعلق کس طرح ہوا، مجھے محسوس ہورہا ہے بالکل حقیقی بھائیوں کی طرح آپ ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے ہیں؟

ج: ڈاکٹر صاحب سے میرا تعلق تقریبا سات سال پرانا ہے اصل میں ڈاکٹر صاحب ایک سید گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور شاید حضرت نے بتایا بھی ہوگا کہ سہارن پور کے رہنے والے ہیں اور شاید حضرت سے ان کی دور کی کئی رشتہ داریاں ہیں، ڈاکٹر صاحب نے سہارن پور سے ایک میڈیکل ڈپلوما کورس کیا تھا ان کو اپنی خاندانی کتابوں سے بانجھ پن اور امراض پوشیدہ کے بہت کامیاب نسخے ہاتھ لگ گئے ہیں اور وہ ان دونوں بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، علاج کے دوران انھوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات اور بار بار حمل کے گرنے میں جادو اور جنات کا بھی اثر ہوتا ہے، کہ آدمی تندرست ہے اور بیوی کے پاس پہنچا تو گویا بالکل بیمار ہے، اور کسی کام کا نہیں، ایسا ہوجاتا ہے، تو اس کے لئے انھوں نے بہت سے عاملوں سے عملیات سیکھے، ان کو ٹرین میں ایک فقیر ملا اور اس نے ان کو جادو اور سحر کے علاج کے لئے عملیات کی اجازت دی اور ڈاکٹر صاحب نے علاج شروع کر دیا، ہماری شادی کو بھی ۱۵/سال ہوگئے تھے، ہمارے یہاں مالک نے کوئی خوشی نہیں دی، اور میرے ساتھ کچھ جادو کا بھی معاملہ تھا، مجھے اور میری بیوی کو شک تھا کہ میری ایک بھابھی جو اپنی ایک بھتیجی سے میری شادی کرانا چاہتی تھی اس نے ہم پر جادو کیا تھا، میرے ایک بیوپاری دوست نے جس کا ڈاکٹر راحت صاحب نے علاج کیا تھا، ان کے یہاں الحمد للہ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے تین اولاد ہوئی تھیں، مجھے ڈاکٹر صاحب سے ملنے کا مشورہ دیا، ڈاکٹر صاحب کو دیکھ میرا ذرا دل کھٹکا کہ چلو بیماری کا علاج تو یہ کرسکتے ہیں مگر پینٹ بوشرٹ بغیر داڑھی کے انگریز دِکھنے والے یہ صاحب جھاڑ پھونک کا علاج کیسے کریں گے، کوئی صوفی سنت ہی اس کا

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

علاج کرسکتا ہے،مگر چونکہ میرے دوست کا علاج انہوں نے کیا تھا اور فائدہ ہوا تھااس لئے میں نے ان سے علاج کرایا، مالک کا کرنا ہوا کہ اب سے پانچ سال پہلے میرے یہاں ایک بیٹی اور دو سال بعد ایک بیٹا پیدا ہوا، اور ہماری ڈاکٹر صاحب کی دوستی ہوگئی، اور میں اور میری بیوی ہی نہیں میری سسرال اور گھر والے ڈاکٹر صاحب کے ایک طرح سے غلام ہوگئے، اور ہمارے گھر میں ہر کام ڈاکٹر صاحب کے مشورہ سے ہونے لگا رفتہ رفتہ یہ تعلق دوستی میں بدل گیا، مالک نے مجھے بہت کچھ دیا ہے، میں نے ڈاکٹر صاحب کو ایک فلیٹ گفٹ کرنے کو کہا تو ڈاکٹر صاحب نے صاف منع کر دیا اور بولے، میری اپنی کمائی کی جھونپڑی میرے لئے کسی رئیس کی احسان مندی میں حاصل کئے گئے محل سے بڑا محل ہے، اور شاید ڈاکٹر صاحب سے ہماری دوستی سے زیادہ مضبوط یہی بے لوث تعلق تھا، یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحب علاج کے لئے جو دوا دیتے تھے، انھوں نے اس کے بھی پیسے طلب نہیں کئے اور نہ طے کئے اور جب میں نے دینے چاہے تو بھی معمولی رقم جو بہت ہی کم ہوتی تھی سو دو سو لے کر واپس کر دیئے۔

س: آپ ذرا اپنا تعارف تو کرائیے؟

ج: ابھی اپنا پورا تعارف کرانے کے حال میں نہیں ہوں بس اتنا کافی ہے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے تاجر خاندان، جس کا آج کل ملک پر راج چل رہا ہے اسی تاجر خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، مالک کا کرم یہ ہے کہ اس نے دھندہ کے لحاظ سے خوب سے بھی زیادہ نوازا ہے، اصلا ہم گجراتی ہیں اور ملک کے بہت سے صوبوں میں ہمارے خاندان کا کاروبار ہے۔

س: کیا ابھی آپ کے قبول اسلام کا لوگوں کو علم نہیں ہوا، یعنی خاندان والوں کو؟

ج: ابھی میں نے عام اعلان نہیں کیا ہے، انشاء اللہ خاندان کے کچھ لوگوں پر کام چل رہا ہے، انشاء اللہ، اب تو حضرت کے مشورہ سے جب کہیں گے اعلان وغیرہ سب کریں گے۔

س: اپنے قبول اسلام کے بارے میں ذرا بتائیے؟

ج: شادی کے دس سال اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ہم دونوں میاں بیوی بہت پریشان تھے، اور مجھ سے زیادہ میری بیوی پریشان تھی خاندان والے سب اس کو طعنہ دیتے تھے، اولاد کی ہوس میں در بدر مارے مارے پھرتے تھے، اور جو کوئی بتاتا، دان پن سب کچھ کرتے تھے، مندروں آشرموں، گرودواروں اور درگاہوں میں جا کر ماتھا ٹیکتے اور آشیرواد لینے کی کوشش کرتے، ممبئی میں حاجی علی کی درگاہ بہت مشہور ہے، اس کے بارے میں سنا تھا حاجی علی کے یہاں سے بے اولادوں کو اولاد مل جاتی ہے، وہاں بھی بار بار جاتے، وہاں بھی کچھ ہوا نہیں، ایک بار ہم حاجی علی کی درگاہ گئے تو ایک بابا نے کہا حاجی علی کے نام پر تین روزے ہر مہینے رکھو، اولاد مل جائے گی، اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے ہماری ملاقات ہوگئی، ہم نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ میں اور میری بیوی نے حاجی علی کے نام کے تین برت مان رکھے ہیں، ہم کیا کریں، ڈاکٹر راحت نے کہا کہ حاجی علی کی درگاہ پر اگر مکھی پرساد اٹھا کر لے جاتی ہے تو وہ اسے چھین نہیں سکتے، یہ سب بندے ہیں اولاد دینا نہ دینا صرف ایک مالک کے قبضہ میں ہے، جو حاجی علی کا بھی خدا ہے اور ہمارا اور آپ کا بھی، اگر آپ کو رکھنا ہی ہے تو آپ اس مالک کے لئے اور اسی کے نام کا برت رکھو، اور اچھا ہے کہ اگلا مہینہ رمضان کا ہے آپ برت کے بجائے تین تین روزے دونوں رکھ کر اس سے اولاد دینے کی دعا کرو، ہمیں چونکہ بیوپاری دوست نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے علاج کے بعد ہمارے گھر میں خوشی آئی ہے، ہم نے ڈاکٹر صاحب کے مشورہ سے رمضان کے تین روزے رکھے، روزہ رکھنے کا طریقہ ڈاکٹر صاحب سے معلوم کیا اور خوب رو رو کر اوپر والے مالک سے گود بھرنے کی دعا کی، دواؤں کا علاج اور ڈاکٹر صاحب سے جھاڑ پھونک کا بھی چل رہا تھا، عید کے بعد لیڈی ڈاکٹر سے چیک کرایا تو انھوں نے خوشی کی امید دلائی اور اگلے مہینہ اور بات پکی ہوگئی، مالک کا کرم ہے کہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

اس نے ایک بیٹی دے دی، اور اس کے دو سال بعد ایک بیٹا بھی دے دیا، دوسری بات یہ ہوئی کہ جب میں نے اور میری بیوی نے روزہ رکھا تو ہم دونوں کو بھوک اور پیاس لگی، تو ہم دونوں اے سی چلا کر بھوک پیاس کم کرنے کے لئے دوپہر بعد سو گئے، اتفاق کی بات میں نے اور میری بیوی دونوں نے خواب دیکھا کہ ہم دونوں مکہ میں ہیں، اور دونوں سفید چادروں میں کعبہ کا چکر لگا رہے ہیں اور ہمیں وہاں چکر لگانے میں عجیب شانتی اور مزا آرہا ہے، اس کے بعد میں نے انٹرنیٹ پر حرم کے چینل پر مکہ اور مدینہ کو بار بار دیکھا، اور مجھے کعبہ دیکھنے کا بے حد شوق ہو گیا، ڈاکٹر راحت سے ہماری دوستی ہو گئی تھی، اور گھر اور کاروبار کا ہر کام میں ڈاکٹر صاحب کے مشورہ سے کرتا تھا، اس لئے میں ان سے بار بار کہتا کہ مجھے مکہ جانے کا بہت شوق ہو رہا ہے، آپ مجھے مالک کا وہ گھر ایک بار دکھا دیں، ڈاکٹر صاحب مجھے امید دلاتے رہے اور کہتے رہے کہ میں ضرور آپ کو خود وہاں لے کر جاؤں گا، ڈاکٹر صاحب کئی دیشوں میں علاج کے لئے جاتے تھے، اور مجھے پتہ لگا کہ کئی ملکوں کا گرین کارڈ ان کے پاس ہے، اور وہاں انھوں نے گھر بھی بنا رکھا ہے، طائف سعودی عرب میں بھی ڈاکٹر صاحب کا ایک اپنا مکان ہے جو کسی شیخ کے نام ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیسے سے خرید رکھا ہے۔

ایک سال پہلے ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے کہا کہ رمضان آنے والے ہیں، رمضان میں مکہ مدینہ جانے کا الگ ہی مزا ہے، وہاں بڑی رونق ہوتی ہے، آپ کو رمضان میں لے کر چلوں گا، رمضان میں جانا ذرا مہنگا ہوتا ہے، میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا سستا مہنگا آپ کیوں دیکھتے ہیں، مالک نے ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں رکھی ہے، آپ کا اور میرا دونوں کا خرچ میرے ذمہ ہوگا، مجھے بتا دیجئے آپ کا بزنس کلاس میں ٹکٹ بنوا لیتا ہوں، ڈاکٹر صاحب نے کہا آپ کے ٹکٹ سے بزنس کلاس میں جانے کے مقابلہ میں میرے لئے پیدل وہاں جانا زیادہ خوشی کی بات ہوگی، آپ اپنا ٹکٹ بنوائیں، میں خود اپنا ٹکٹ بنوا لوں گا۔

س: ڈاکٹر صاحب کی بڑی بات ؟

ج: اصل میں ڈاکٹر صاحب واقعی میں بہت اونچے درجہ کے انسان ہیں، ان کے معاملات سے مجھے لگا کہ وہ بڑے اعلی درجہ کے سید ہیں، لالچ اور لبھاؤ ان کے پاس کو بھی نہیں پھٹکتا، شاید ان کی اس صفت نے ہی مجھے مسلمانوں اور اسلام کا غلام بنا دیا۔

س: جی تو پھر کیا ہوا؟

ج: ڈاکٹر صاحب نے کسی ایجنٹ سے میرا عمرہ کا ویزہ لگوا دیا

س: آپ کا پاسپورٹ تو ہندو نام سے ہوگا، عمرہ کا ویزہ کیسے لگا، کیا قبول اسلام کا کوئی سرٹیفکٹ بنوایا تھا؟

ج: ڈاکٹر صاحب نے نہ مجھ سے کہا کہ وہاں جانے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے، اور نہ کوئی سرٹیفکٹ بنوایا، ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جاننے والے ایجنٹ تھے، اور سفارت خانہ میں اچھا رسوخ تھا، بس ان سے ہی کہہ دیا کہ نام ایسا ہے، اصل میں یہ مسلمان ہیں، جھوٹ ہی ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا، گذشتہ سال چوتھے روزہ کو ہم لوگ ممبئی سے جدہ پہنچے، ایرپورٹ سے اتر کر ڈاکٹر صاحب نے کہا آپ کو کعبہ میں خود اپنی گاڑی سے لے کر چلوں گا، ان کی گاڑی جدہ میں کھڑی تھی، جو کسی دوست کو فون کر کے انھوں نے منگوا لی تھی، انھوں نے کہا کہ آپ کو ایک ناٹک کرنا پڑے گا، میں نے پوچھا کیا، بولے نہا کر آپ کو احرام ایک چادر سفید اوپر اور سفید لنگی پہننی پڑے گی، میں نے نہا کر جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا احرام باندھ لیا، دوپہر ایک بجے کے آس پاس ہم نے اپنی گاڑی کسی پارکنگ میں مکہ سے باہر لگا کر روکی اور بسوں سے حرم پہنچے، جیسے ہی میں حرم میں داخل ہوا، میرے ہوش خراب ہو گئے، مجھے ایسا لگا کہ میں کسی اندھیر نگری سے روشن دنیا میں آگیا ہوں، میں وہ کیفیت نہ کبھی بھول سکتا ہوں اور نہ لفظوں میں بتا سکتا ہوں، میں نے کعبہ کو دیکھا تو نہ جانے مجھے کیا مل گیا، میں نے ڈاکٹر راحت صاحب سے کہا کیا میں مالک کے اس گھر کو چھو سکتا ہوں؟ دوپہر میں روزہ کی وجہ سے ذرا بھیڑ کم تھی ڈاکٹر صاحب

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

نے کہا سب لوگ پردہ پکڑ کر دعا مانگ رہے ہیں آپ کو کون روک رہا ہے،شوق سے جائیے، میں نے کعبہ کو جیسے ہاتھ لگایا، نہ جانے میں نے کیا پالیا، مجھے رونا آنا شروع ہوگیا اور پھوٹ پھوٹ کر بچہ کی طرح رونے کو دل ہوا اور دیر تک روتا رہا، ڈاکٹر صاحب نے مجھے دیکھا تو زمزم لے کر آئے، اصل میں کچھ روز سے مجھے دل کی تکلیف بھی شروع ہوگئی تھی، وہ ڈر گئے کہ کچھ نہ ہوجائے، ڈاکٹر صاحب نے مجھے زمزم پلایا، میں نے ان سے روتے ہوئے کہا، میں نے بہت غلط کیا، مجھے اس پاک گھر میں آنا نہیں چاہئے تھا، میں تو اَپوتر (ناپاک) ہوں نا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا اپوتر کہاں ہو تم، تم نے یہاں آکر پاک احرام باندھا ہے، میں نے کہا یہ آتما (روح) تو ناپاک ہے، مجھے وہ کلمہ پڑھواؤ جو آتما کو پوتر (پاک) کرتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے مجھے جلدی جلدی بتایا کہ یہ کلمہ ہے: اشھدان لا الہ الا اللہ، واشھدان محمداعبدہ ورسولہ۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب ایسے دل سے نہیں، مجھے انتر آتما (اندر دل) سے پڑھواؤ، انھوں نے مجھے کلمہ پڑھوایا، ڈاکٹر صاحب سے کہہ کر ہم لوگوں نے دارالتوحید جو حرم کے برابر ایک فائیو اسٹار بڑا ہوٹل ہے، اس کے کعبہ ویو سویٹ دو روز کے لئے بک کرائے، اور گھر فون کردیا کہ مجھے کافی دنوں سے دل کی تکلیف ہو رہی تھی، یہاں پر ایک دل کا ڈاکٹر مل گیا ہے، میں علاج کرا کے آؤں گا۔

س: ماشاءاللہ اس کے بعد آپ دو روز تک وہیں رہے؟

ج: جی، یہ دو روز کیسے گذر گئے میں بیان نہیں کرسکتا، رمضان المبارک کی رونق اور حرم کی نورانیت اور سکون شانتی، بس میں نماز پڑھنے حرم جاتا، ایک طواف روزانہ کرتا، اور اوپر روم میں جا کر بیٹھ جاتا، سارا سارا دن اور رات کا اکثر حصہ حرم کو دیکھتا رہتا، حرم کی الگ شان، میں بیان نہیں کرسکتا کہ وہ شب وروز میرے کیسے گذرے۔

س: اس کے بعد ہندوستان آکر آپ نے کیسا محسوس کیا؟

ج: وہاں رہ کر ڈاکٹر صاحب نے مکہ میں ایک نوجوان مولانا صاحب کا نظم کردیا تھا، انھوں نے مجھے دین کی بنیادی باتیں بتائیں اور نماز یاد کرائی، اور پڑھنا سکھائی، الحمدللہ میں پابندی سے پانچ وقت کی نماز، اور تہجد کی آٹھ رکعت پڑھ رہا ہوں۔

س: آپ کے گھر والوں کو نماز پڑھنے پر اعتراض نہیں ہے؟

ج: میری بیوی جو ڈاکٹر صاحب کی بہت فین ہے، اس کو میں نے ابھی تک نہیں بتایا ہے کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں، اس مہینہ حضرت نے مجھے ایک مولانا کا نمبر دیا ہے، ان کو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ لے کر اپنی بیوی کو کلمہ پڑھوانے کا ارادہ ہے، مجھے امید ہے کہ وہ میرے ساتھ نماز پڑھیں گی اور انھیں بھی شانتی محسوس ہوگی۔ انشاءاللہ وہ کلمہ پڑھنے میں دیر نہیں کریں گی۔

س: ابی بتا رہے تھے کہ پہلے ڈاکٹر صاحب خود بھی نماز روزہ کے پابند نہیں تھے؟

ج: ڈاکٹر صاحب واقعی نماز روزہ سے دور تھے، اور دین سے ان کی دوری کی اس سے زیادہ اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ انھوں نے مجھے حرم لے جانے کے لئے ایک بار بھی نہیں کہا، کہ وہاں جانے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے، چلو اوپر سے ہی کلمہ تو پڑھ لو، مگر ڈاکٹر صاحب کا خاندانی تعلق سید گھرانہ سے ہے، وہ کیرکٹر کے لحاظ سے بہت اونچی سطح کے انسان ہیں، جب میں نماز پڑھنے لگا، اور نماز میں مجھے جو مزا آتا ہے اس کو ڈاکٹر صاحب سے میں نے شیئر کیا، تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ بھی پانچ وقت کی نماز اور تہجد کی پابندی کرنے لگے۔

س: ابی بتا رہے تھے کہ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب بھی دعوت سے لگ گئے؟

ج: مجھے کلمہ پڑھوایا تو انہیں خیال ہوا کہ اس طرح تو بہت سے لوگ مسلمان ہوسکتے ہیں، اس کے بعد جو مریض ان کے پاس آتا اس کو کلمہ پڑھواتے تھے، میرے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی لوگوں کو کلمہ پڑھوایا، ان میں سے کئی لوگ ایسے مسلمان بنے کہ ان کے حالات دیکھ کر صحابہ کی یاد تازہ ہوتی ہے، پھر ڈاکٹر صاحب کو خیال ہوا کہ جب یہی کام کرنا ہے تو سیکھ کر کام کروں، ان کے

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

ایک سالے کھتولی ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں، انھوں نے حضرت کا تعارف کرایا، حضرت سے وہ مدینہ میں ملے، پھر ممبئی میں گھر آنے کو کہا، اور الحمدللہ اب ڈاکٹر صاحب جسمانی، بانجھ پن اور پوشیدہ امراض کے ڈاکٹر ہونے سے زیادہ روح کے ڈاکٹر یعنی فل ٹائم داعی بن گئے ہیں، انھوں نے حضرت سے ۳۲/ ایسے لوگوں کو بیعت کرایا جو سب تاجر ہیں، اور ایک سال کے اندر اللہ نے ان کو ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی ہے۔

س: اب آپ کا آئندہ کیا پروگرام ہے؟

ج: رمضان المبارک میں اس سال اپنی بیوی کے ساتھ اگر انھوں نے کلمہ پڑھ لیا تو حرم میں رمضان گذارنے کا ارادہ ہے، اللہ سے پوری امید ہے وہ ضرور انھیں ہدایت دے گا۔ حرم کے رمضان کی بات ہی کچھ اور ہے، ایسا لگتا ہے کہ جنت اس زمین پر اتر آئی ہے، حضرت نے بتایا کہ رمضان ہدایت کے نصاب قرآن مجید کے نزول کا سیزن ہے، اور ہدایت کے جشن کا مہینہ ہے، اور کعبہ کے بارے میں قرآن نے کہا ہے کہ وہ عالموں کے لئے ہدایت ہے، (ہدی للعالمین) مولانا احمد میں اپنی بات بتاؤں مکہ آ کر رمضان کا مہینہ کسی ایسی جگہ آئے کہ جہاں پر کسی کو پتہ نہ چلے کہ رمضان آئے کہ نہیں، تو میں بہت توبہ توبہ کر کے کہہ رہا ہوں کہ میں گارنٹی سے رمضان کی نورانیت اور ہدایت کو اترآتا (یعنی اپنی روح) سے محسوس کر کے بتادوں گا کہ رمضان کی نورانیت اور ہدایت کا مہینہ شروع ہو گیا ہے، اور اگر میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر مجھے گھومتے گھماتے بغیر بتائے حرم شریف میں لے جایا جائے تو میں ایک ہزار پرسینٹ گارنٹی کے ساتھ سو بار توبہ توبہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنے اندر کی آنکھوں سے رب کا نور، حرم کا نور وہاں کے عالمی ہدایت کے ماحول کو محسوس کر کے شرط لگا کر بتادوں گا کہ مجھے حرم میں داخل کر دیا گیا ہے۔

میں حضرت سے بھی کہہ رہا تھا کہ رمضان اور حرم میں جتنا دعوت اور ہدایت کے لئے ماحول سازگار رہتا ہے اتنا دوسرے دنوں اور مقام پر اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوتا، اس لئے ماہ مبارک میں دعوت کے اسپیشل پلان بنانے چاہئے اور حرم کے تقاضوں کو بھی دعوت کے لئے خصوصی طور پر استعمال کرنا چاہئے۔

س: واقعی آپ نے بہت اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان۔ قرآن مجید کا ایک اچھوتا پہلو ہے، اس پر عام طور پر داعی حضرات بھی توجہ نہیں کرتے اور ہم سبھی لوگ رمضان المبارک کے ہدایت اور دعوت کے سیزن میں زیادہ اسلام کی دعوت کی مارکیٹنگ کرنے کے بجائے، روزہ میں کیسے یہ کام ہوگا اکثر دوسری عبادات میں لگ جاتے ہیں، ایسے ہی حرم کے ہدی للعالمین کے پہلو سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جزاکم اللہ آپ نے اہم پہلو کی طرف توجہ دلائی؟

ج: آپ کی محبت ہے جو ایسا سمجھتے ہیں ورنہ میں کیا ہوں۔

س: قارئین ارمغان کے لئے آپ کوئی پیغام دیں گے؟

ج: بس میں تو یہی کہوں گا کہ میں ایک خاندانی تاجر ہوں، ہم لوگ ہر چیز کو بیوپاری ذہنیت سے دیکھتے ہیں، اس مبارک ہدایت اور دعوت کے سیزن میں اسلام کی مارکیٹنگ اور دعوت کو بڑے پیمانہ پر کرنا چاہئے کہ ہدایت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے شیاطین بھی قید کر لئے جاتے ہیں، اور ہدایت اور دعوت کی منڈی اور بازار حرم ہے جس کے بارے میں خود ہدایت دینے والے مالک نے ہدی للعالمین کی خبر دی ہے، اس بازار میں تھوک میں ہدایت لینے اور وہاں سے آنے والے رٹیل بیوپاریوں کو ڈسٹری بیوٹر بنانے کے لئے ایک مضبوط پروگرام بنانا چاہئے۔

س: ماشاء اللہ بہت خوب، جزاکم اللہ بہت بہت شکریہ

ج: شکریہ تو آپ کا کہ ماہ مبارک میں مجھے اس کار خیر میں شریک کیا، آپ سے اور ارمغان کے تمام قارئین سے میرے سارے پریوار اور پوری انسانیت کے لئے خصوصاً اس ماہ مبارک میں دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ السلام علیکم

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

روزہ کے مقاصد

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں، اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا (ابن ماجہ، نسائی) معلوم ہوا کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا روزہ کے بنیادی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، آیئے قرآن وحدیث کی روشنی میں روزے کے چند بنیادی مقاصد کو سمجھیں تا کہ اُن مقاصد کو سامنے رکھ کر ماہ رمضان کے روزے رکھے جائیں۔

تقوی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم متقی بن جاؤ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۳) قرآن کریم کے اس اعلان کے مطابق روزہ کی فرضیت کا بنیادی مقصد لوگوں کی زندگی میں تقویٰ پیدا کرنا ہے، تقویٰ اصل میں اللہ تعالیٰ سے خوف ورجاء کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ممنوعات سے بچنے اور اوامر پر عمل کرنے کا نام ہے، روزہ سے خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور یہی تقویٰ یعنی اللہ کے خوف کی بنیاد ہے، روزہ کے ذریعہ ہم عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے خالق، مالک ورازق کائنات کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے والے بن سکتے ہیں، اگر ہم روزہ کے اس اہم مقصد کو سمجھیں اور جو قوت اور طاقت روزہ دیتا ہے اس کو لینے کے لئے تیار ہوں اور روزہ کی مدد سے اپنے اندر خوف خدا اور اطاعت امر کی صفت کو نشو ونما دینے کی کوشش کریں تو ماہ رمضان ہم میں اتنا تقویٰ پیدا کرسکتا ہے کہ صرف رمضان ہی میں نہیں بلکہ اس کے بعد بھی گیارہ مہینوں میں زندگی کی شاہراہ پر خاردار جھاڑیوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے چل سکیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ کے اس اہم مقصد کو اپنی زندگی میں لانے والا بنائے۔ آمین

گناہوں سے مغفرت

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی خالصۃً اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھا اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی ریا، شہرت اور دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے رات میں اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح اور تہجد پڑھی تو اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم) اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح وتہجد پڑھی، قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ کا ذکر کیا تو اس کے گزشتہ تمام (چھوٹے) گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ، صحابۂ کرام قریب ہوگئے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت حضرت جبرئیل علیہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوسکی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کراسکیں، میں نے کہا آمین (بخاری، صحیح ابن حبان، مسند حاکم، ترمذی، بیہقی) غرضیکہ کس قدر فکر اور افسوس کی بات ہے کہ ماہ مبارک کے قیمتی اوقات بھی غفلت اور معاصی میں گزار دئے جائیں جس سے سابقہ گناہوں کی مغفرت بھی نہ ہوسکی، لہٰذا ہمیں رمضان کے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضور اکرم ﷺ کی اس دعا کے تحت داخل ہو جائیں

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ (سنن ابن ماجہ) یعنی روزہ رکھنے کے باوجود دوسروں کی غیبت کرتے رہتے ہیں یا گناہوں سے نہیں بچتے یا حرام مال سے افطار کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں ہر ہر عمل خیر کی قبولیت کی فکر کرنی چاہئے، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کیا یہ شب مغفرت شبِ قدر ہی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی اسے مزدوری دے دی جاتی ہے، معلوم ہوا کہ ہمیں عید کی رات میں بھی اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے تاکہ رمضان میں کی گئی عبادتوں کا بھرپور اجروثواب مل سکے۔

قرب الٰہی

روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہوتا ہے، روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں (صحیح بخاری) اس سے زیادہ اللہ کا کیا قرب ہوگا کہ اللہ جل شانہ خود ہی روزہ کا بدلہ ہے، نیز حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین شخص کی دعا رد نہیں ہوتی ہے، ان تین اشخاص میں سے ایک روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

عند اللہ اجر عظیم کا حصول

اس برکتوں کے مہینہ میں ہر نیک عمل کا اجروثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عمل خیر کا دنیا میں ہی اجر بتا دیا کہ کس عمل پر کیا ملے گا مگر روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: الصَّوْمُ لِي وَاَنَا اَجْزِئ بِه روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ بلکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ اللہ اللہ کیسا عظیم الشان عمل ہے کہ اس کا بدلہ ساتوں آسمانوں وزمینوں کو پیدا کرنے والا خود عطا کرے گا یا وہ خود اس کا بدلہ ہے۔ روزہ میں عموماً ریا کا پہلو دیگر اعمال کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی طرف منسوب کرکے فرمایا الصَّوْمُ لِي روزہ میرے لئے ہے، لہٰذا ہمیں ماہ رمضان کی قدر کرنی چاہئے کہ دن میں روزہ رکھیں، پنج وقتہ نماز کی پابندی کریں کیونکہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ تاکید قرآن وحدیث میں نماز کے متعلق وارد ہوئی ہے، حضور اکرم ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز کے اہتمام کی ہی ہے، کل قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز ہی کے متعلق ہوگا، نماز تراویح پڑھیں اور اگر موقع مل جائے تو چند رکعات رات کے آخری حصہ میں بھی ادا کرلیں، فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں متعدد مرتبہ فرمایا ہے۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

رمضان کے آخری عشرہ میں تہجد پڑھنے کا اہتمام کریں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں پائی جاتی ہے جس میں عبادت کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں یعنی پوری زندگی کی عبادت سے زیادہ افضل قرار دیا ہے، اسی اہم رات کی عبادت کو حاصل کرنے کے لئے ۲ ہجری میں رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد سے حضور اکرم ﷺ ہمیشہ آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک ماہ کی قدر کرنے والا بنائے اور شب قدر میں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس طرح ہم روزہ میں کھانے پینے اور جنسی شہوت کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رکے رہتے ہیں اسی طرح ہماری پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہونی چاہئے، ہماری روزی روٹی اور ہمارا لباس حلال ہو، ہماری زندگی کا طریقہ حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام والا ہو تاکہ ہماری روح ہمارے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ ہمیں، ہمارے والدین اور سارے انس وجن کا پیدا کرنے والا ہم سے راضی وخوش ہو۔ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کے وقت اگر ہمارا مولا ہم سے راضی وخوش ہے تو ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی کہ اس کے بعد کبھی ناکامی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان کے صیام و قیام اور تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے، رمضان کے بعد بھی منکرات سے بچ کر احکام خداوندی کے مطابق یہ فانی وعارضی زندگی گزارنے والا بنائے۔ آمین، ثم آمین

زیر سرپرستی داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

صوبہ پنجاب کے تاریخی شہر راجپورہ میں
شیر شاہ سوری کے بنائے ہوئے قلعہ سے متصل سرہند کے قریب
اسلامی پنجاب کے نشأۃ ثانیہ کی ایک کوشش

مدرسہ دعوۃ الایمان

متصل قلعہ، راج پورہ، پٹیالہ (پنجاب) 140401

(مفتی) فیضان احمد (مہتمم)

موبائیل: 9509899516

قریۃ الصالحین پھلت سے متصل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
کی یاد میں قائم ایک عظیم الشان دینی تعلیمی مشن

مدرسہ دارالعلوم عزیزیہ

مقام سٹھیڑی، متصل کھتولی، ضلع مظفرنگر (یوپی)

معیار تعلیم

پرائمری، جونیر ہائی اسکول، حفظ وتجوید، اور عربی دوم تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، اس کے علاوہ
اصلاح معاشرہ، دعوت وتبلیغ کے شعبے قائم ہیں

زیر سرپرستی داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

(قاری) محمد مبین انصاری (مہتمم)

موبائیل: 9319862308

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

اک شمع اور بجھ گئی

ڈاکٹر حافظ سعید الرحمٰن فیضی ندوی
صدر الندوۃ اسلامک سنٹر کناڈا — صدر ''تنظیم عالمی فارغین ندوہ''

[آخری قسط]

ندوۃ العلماء کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اساتذہ دار العلوم ندوۃ العلماء کی طویل وگراں قدر خدمات پر ایوارڈ دینے کا پروگرام بنا، میرے عزیز ومحترم دوست سید سلمان حسینی ندوی کا ۲۰۱۱ء میں دوسرا یا تیسرا کناڈا کا سفر ہوا تھا، چونکہ عزیز دوست میرے مہمان تھے، ۱۲/دن کا قیام تھا، زیادہ تر وقت میں ان کے ساتھ رہتا تھا، جس میں علمی چٹکلے، سنجیدہ ادبی بحثیں، دینی موضوعات پر مذاکرے، ہنسی مذاق، بچپن کی یادیں، خاص طور پر درجہ حفظ میں ساتھ گذرے ہوئے ایام، کناڈا کی اہم علمی ودینی شخصیات سے ملاقاتیں، خاص طور پر شیخ محمد زاہد ابوغدہ بن عبدالفتاح ابوغدۃ کی لمبی ملاقات، ساتھیوں کے دلچسپ لطائف وظرائف وغیرہ ہوتے تھے۔

ایک شام مولانا سلمان صاحب نے مغرب بعد ایمان و یقین پر نہایت جامع اور پر جوش تقریر کی، عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر حسب عادت ہماری بے تکلفی کی نشست شروع ہوئی، ادھر ادھر کے ذکر کے بعد ہمارے مشترکہ اساتذہ کا ذکر نکلا، اپنے اساتذہ کی طویل وگراں قدر خدمات پر نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی بات ہوئی، مولانا کے ذہن میں ایک خاکہ تھا، کم وبیش اسی طرح کا خاکہ میرے خیال وذہن میں بھی تھا، ان سے تبادلہ خیال ہوا، چند ماہ بعد میرا ہندوستان کا سفر ہوا، ندوۃ العلماء میں مولانا سے ملاقات ہوئی، اساتذہ کا ذکر ہوا، مولانا نے ''عالمی فارغین ندوہ'' کے ہندوستان میں ذمہ دار مولانا عبدالرشید ندوی بن مولانا عبدالسمیع ندویؒ اور جامعہ سید احمد شہید کے بعض اساتذہ کو اس اجلاس کی ذمہ داری سونپی، جنھوں نے شب وروز محنت کی اور ایک بڑے جلسہ کی تیاری کی، مرحوم مولانا واضح رشید سے بات کرنا، مشورہ کرنا میرے ذمہ تھا۔ مولانا نے بہت سے مفید اور عملی مشوروں سے نوازا جن کو میں نے لکھ کر محفوظ کرلیا تھا، جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے، ہندوستان سے باہر ندوی علماء و فضلاء اور فارغین ندوۃ العلماء کو مدعو کرنا اور جلسہ کی تیاری میں شریک وشامل کرنا میری ذمہ داری تھی، حتی المقدور میں نے فون اور ای میل پر رابطہ کیا، اس وقت اندازہ ہوا کہ کتنی بڑی تعداد ابناء ندوہ کی بیرون ہند آباد ہے، صرف مشرق وسطی ہی نہیں بلکہ تمام براعظموں، یورپ، امریکہ، کناڈا، افریقہ، آسٹریلیا وغیرہ پر ندوی فضلاء آباد ہیں۔ مادر علمی کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ اس کے فرزند وابناء ندوہ اس کی فکر و پیغام کو لے کر دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلے ہوئے ہیں، جو کہ اصلاً دین حنیف اور اسلام ہی کا پیغام ہے۔

دراصل ذکر چل رہا تھا ایوارڈ کے اجلاس کا، اور یہ عبارت درمیان آگئی، بہر کیف مولانا واضح صاحبؒ نے جلسہ کی تیاری کے لئے مفید مشوروں سے نوازا، اساتذہ کے نام کا انتخاب نہایت رازدارانہ طور پر راقم اور مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب نے کیا تھا، اس وقت تک مولانا واضح صاحب کو معلوم نہیں تھا کہ ان کا نام بھی اس میں شامل ہے، جن اساتذہ کرام کو ایوارڈ سے نوازا جانا طے کیا گیا تھا، اس فہرست میں (۱) مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب (۲) مفتی محمد ظہور ندوی صاحب مرحوم (۳) مولانا برہان الدین سنبھلی صاحب (۴) مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب (۵) مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی مرحوم تھے۔

اس تقریب کا انعقاد جامعہ سید احمد شہید میں ۸-۹ دسمبر ۲۰۱۲ء کو ہوا تھا، جس کی صدارت ڈاکٹر سلمان صاحب ندوی نے کی تھی، وہ ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے تھے۔ عیسی منصوری صاحب لندن

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

سے تشریف لائے تھے/بیرونی مہمانوں میں ڈاکٹر اقبال مسعود ندوی ڈاکٹر یوسف ندوی نگرامی وغیرہ اور مذکورہ بالا تمام اساتذہ کرام شریک ہوئے اور بے انتہا مسرت وخوشی کا اظہار کیا، یہ ''عالمی فارغین ندوہ'' کا ایک اہم وعظیم کارنامہ تھا، ہمارے ان محسن اساتذہ کرام کو اس سے قبل بھی ملک وبیرون ملک میں بہت سارے ایوارڈز سے نوازا گیا تھا، لیکن ابناء ندوہ کی جانب سے یہ پہلا اور ابھی تک آخری ایوارڈ ہے، جس پر ہم کو بجا طور پر فخر ہے۔ اپنے پانچ محسنین، مربین کو شال، سپاس نامہ، رومال، خوبصورت فریم میں ان کی عظیم وطویل خدمات کا ذکر اور ایک خطیر نقد رقم پیش کی گئی تھی۔

مجھ کو اور غالباً مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب کو یہ خوش فہمی تھی کہ دیگر خطوں میں آباد ابنائے ندوہ قدیم کی جانب سے اس بدعت حسنہ کو قبولیت ملے گی، اور وہ لوگ بھی دوسرے قدیم اساتذہ کو مختلف قسم کے ایوارڈ سے نوازیں گے، لیکن دیگر ابنائے ندوہ کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ ''عالمی فارغین ندوہ'' کی طرف سے یہ سلسلہ دوبارہ جلد ہی شروع کیا جائے، ان شاء اللہ۔

بیرون ہند جن دوستوں نے بہت گرم جوشی کا مظاہرہ کیا بلکہ عملی و مالی تعاون کیا ان کی ایک لمبی فہرست ہے، جن میں چند نام قابل ذکر ہیں، مثلاً ڈاکٹر سلیم الرحمٰن خان ندوی جاپان، مولانا ضیاء عبداللہ ندوی جدہ، اور ڈاکٹر علی احمد ندوی جدہ وغیرہ۔

مولانا واضح رشید صاحب کو یہ پروگرام وجلسہ اتنا پسند آیا کہ بارہا اس کا ذکر کرتے تھے اور کہا کرتے کہ جب تک بامقصد باہمی ربط وتعلق اور ملنا جلنا نہیں ہوگا آپسی ملاقاتیں اور تبادلہ خیال نہیں ہوگا، اس وقت تک ایک دوسرے کے خیالات وافکار کو سمجھنا مشکل ہوگا، جلسہ یا سمینار کا ایک مثبت وتعمیری پہلو یہ ہوتا ہے کہ آمنے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے سے اخوت و بھائی چارگی کی فضا قائم ہوتی ہے اور باہمی گفت وشنید سے اتفاق واتحاد کے دروازے کھلتے ہیں۔ مرحوم کہا کرتے تھے کہ ابناء ندوہ کے مادر علمی سے جڑے رہنے کے بڑے فوائد ہیں، اللہ تعالی اس پاک طینت انسان کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے۔

گزشتہ دس بارہ سالوں سے مشرق وسطی کے حالات بہت خراب چل رہے ہیں، خاص طور سے عراق، لیبیا، لبنان، شام، یمن اور بعض دوسرے مسلم ممالک جہاں کبھی امن وامان ہوتا تھا، وہاں انتشار وخلفشار اور بدامنی ہے۔ بلکہ جان ومال اور عزت وعفت کا بچانا بھی مشکل ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے ان ممالک کے باشندگان وسکان نے نقل مکانی شروع کردی ہے، اور امن وسلامتی کی تلاش میں مختلف ممالک کی طرف ہجرت کررہے ہیں، بلکہ سکونت اختیار کرنے کے بعد شہریت لے رہے ہیں، کناڈا میں بھی بڑی تعداد میں عربوں نے ہجرت کی ہے اور آباد ہورہے ہیں، اصلاً یہ عرب ہیں، ان میں سے بعض دینی وعلمی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور آج بھی ان کی نسلوں اور خون میں دینی واسلامی حمیت وغیرت موجود ہے۔ وہ اسلامی، دینی، علمی، فکری اور دعوتی کتابوں، لٹریچر اور مضامین کی بڑی قدر کرتے ہیں، خاص طور پر جو کتابیں اعلیٰ علمی معیار پر تیار کردہ ہوں اور دینی ودعوتی، تحریکی وفکری اور تجزیاتی انداز و بیان کی ہوں۔ الغرض عربوں کی خاطر خواہ آبادی یہاں موجود ہے جو کہ مندرجہ بالا حالات واسباب کا نتیجہ ہیں، مولانا کی تصانیف وتالیف کردہ کتب ومضامین ومقالات طالب علمی کے زمانہ سے پڑھنا شروع کردیئے تھے، جس کا سلسلہ بعد میں بھی برابر جاری رہا، اور میں مولانا مرحوم کی تحریریں مستقل پابندی سے پڑھتا رہا اور ساری کتابیں اپنے پاس رکھتا بھی تھا، اور اہل علم وذوق حضرات کو پیش بھی کرتا، جب بھی ہندوستان سے واپسی ہوتی تو دوسرے سامان سے زیادہ کتابیں ہوا کرتی تھیں، اس طرح یہاں کے مقیم عربی وغیر عربی احباب ورفقاء مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا واضح ندوی مرحوم اور دوسرے اہل علم وقلم سے خوب واقفیت رکھتے تھے، بلکہ بعض عرب احباب نے یہ تسلیم کیا کہ ان کے دل ودماغ کی بات مولانا نے لکھ کر پیش کردی ہے اور اکثر مولانا کے اگلے مضمون

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

وکتاب کے منتظر رہتے جب کبھی ہندوستان سے بعض احباب و رفقاء کناڈا آتے تو ان کے ذریعہ بہت سی نئی و پرانی مطبوعات کناڈا منگواتا۔محترم مولانا عبدالرشید صاحب ندوی کا کتابوں کے ارسال کرنے میں بڑا تعاون ہوتا اور ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا مرحوم سے میرا والہانہ اور دلی تعلق تھا، جب تک علی گڑھ یونیورسٹی میں رہا مستقل خود بھی اور والد محترم کے ذریعہ بھی پابندی سے میری خیروخیریت معلوم کرتے رہتے، میرے خطوط کا پابندی سے جواب دیتے، ۶ سالہ مدت میں کئی دفعہ میرے پاس علی گڑھ بھی تشریف لائے،کبھی کبھی چہل قدمی کرتے ہوئے میرے ہوسٹل بھی آجاتے، وہ ہمارے محسن، استاذ وبزرگ تھے،مولانا مجھ سے بہت محبت سے کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے استاذزادے ہیں،اور سگے بڑے بھائیوں جیسا مشفقانہ سلوک میرے ساتھ کرتے تھے،مولانا کی جانب سے حد درجہ کی تواضع وانکساری اکثر مجھ کو شرمسار کردیتی، جب علی گڑھ کی تعلیم مکمل ہوئی اور ملازمت کے سلسلہ میں الریاض سعودی عرب جانا ہوا تو مولانا ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بہت ساری دعائیں اور چند بیش قیمت مشوروں سے مجھے نوازا تھا، وہ دور خط و کتابت کا تھا، والد صاحب کے علاوہ جن لوگوں کو پابندی سے وقت نکال کر خط لکھتا تھا، وہ مولانا کی ذات گرامی تھی، مولانا میرے خطوط کے جواب غیر معمولی اہتمام سے دیا کرتے تھے، میرے نام ان کے بلا مبالغہ درجنوں خطوط موجود تھے، ان کے مکاتیب کا ایک عظیم مجموعہ عرصہ دراز تک میرے پاس محفوظ رہا، پھر بصد افسوس کہ مسلسل نقل مکانی کی نذر ہوکر رہ گیا، ان خطوط میں ہمارے درمیان باہمی تعلقات، خانگی امور اور بیش قیمت بزرگانہ مشوروں کے ہمہ رنگ مہکتے پھول بھی رہتے،عصری حالات کا دوٹوک تجزیہ بھی،اور اجتماعیات ومعاشرت کے بارے میں تجربہ کارانہ اور دوراندیشانہ رائیں بھی،غرض میرے نام مولانا مرحوم کے ان خطوط کی روشنی میں ان کی متنوع آراء پر مشتمل پوری کتاب لکھی جاسکتی تھی۔خط وکتابت کا یہ سلسلہ ۱۹۹۵ء تک چلتا رہا،اس کے بعد ای میل کا دور شروع ہوا تو مرحوم ڈاکٹر شمسی صاحب کے توسط سے بذریعہ ای میل رابطہ رہا، پھر کچھ عرصہ کے بعد میں کناڈا منتقل ہوگیا۔نئی جگہ، نئے حالات اور نئے چیلنجز کا مقابلہ کرتا رہا، جو مقصد اور جن عزائم کو لے کر آیا تھا ان میں شروع شروع میں کافی دشواریاں ہوئیں، پھر اللہ تعالی کی غیبی مدد اور بزرگوں کی دعاؤں سے کام بنتے چلے گئے، اس کے بعد ٹیلیفون عام اور آسان ہوگیا، اکثر و بیشتر فون پر بات ہوجایا کرتی تھی۔

راقم کی خصوصی دعوت پر ۱۸ /دسمبر ۲۰۱۸ کو ڈاکٹر پروفیسر حافظ وقاری مشیر حسین صدیقی صاحب ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف عربک لکھنؤ یونیورسٹی ، میرے بچپن کے ساتھی اور کلاس فیلو جب کناڈا آنے لگے تو سفر سے پہلے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اپنی حاضری کا ذکر کیا، اور بتایا کہ وہ حضرت مولانا سید محمد رابع الحسنی سے ملاقات کریں گے، میں نے سلام عرض کرنے کی درخواست کی، انہوں نے ناظم صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور مفید مشورے حاصل کئے،اسی طرح وہ مولانا سید محمد واضح رشید ندوی صاحب سے بھی ملے، انہوں نے امریکہ، کناڈا، اور لندن کی یونیورسٹیز اور کالجز کے بارے میں وہ باتیں بتائیں جوان کے سفر میں نہایت کارآمد ثابت ہوئیں، ڈاکٹر مشیر صاحب کناڈا تشریف لائے تو وہ میرے مہمان تھے اور دس دن یہاں قیام کیا مگر مولانا مرحوم کی ملاقات کا ذکر برابر کرتے رہے، ان کے لکچرز یہاں کی مختلف جامعات اور شہروں میں ہوئے، انہوں نے مغرب کے طرز وطریقہ تعلیم کا بچشم خود مطالعہ ومشاہدہ کیا اور بڑے محظوظ ہوئے۔

گذشتہ سال اوائل فروری ۲۰۱۸ء میں مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی نے رابطہ ادب اسلامی کے تحت، حضرت مولانا علی میاں پر عالمی سیمنار رکھا تھا مجھ کو بھی شرکت کی دعوت دی تھی، انہیں دنوں مولانا خالد غازیپوری کا کناڈا کا علمی، دعوتی اور ندوۃ العلماء کا تعارفی دورہ تھا، مولانا واضح رشید ندوی صاحب کو انہوں نے

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

اپنے سفر کی تفصیلات بتائیں، مولانا بہت خوش ہوئے، اور بڑی دعائیں دیں اور اپنی جانب سے دعوت نامہ بھجوایا، اور حکم دیا کہ تم وقت نکال کر چند دنوں کے لئے آؤ اور سیمینار میں شرکت کرو، میں نے مولانا الیاس ندوی کو اپنی آمد کنفرم کی، اور مولانا کو بھی آمد کی اطلاع دے دی۔

ابنائے ندوہ قدیم بمبئی کے صدر عزیز مکرم لقمان ندوی اور بھائی اسماعیل ندوی سے بات ہوئی، انہوں نے میرے ایک دن کے قیام کا انتظام کردیا، جب بمبئی پہنچا تو بھائی لقمان ندوی ائرپورٹ پر تشریف لائے اور یہ خوش خبری سنائی کہ استاد گرامی قدر مولانا سید محمد رابع الحسنی ندوی اور استاد مکرم مولانا سید محمد واضح رشید ندوی صاحب بھی پہنچ گئے ہیں اور آپ کا قیام بھی مولانا کے ساتھ سہاگ پیلیس میں ہوگا، یہ سن کر تقریباً ۲۰ گھنٹہ کے سفر کی تھکان اترگئی، چونکہ میں لندن سے بمبئی پہنچا تھا اس لئے آدھی رات گذرچکی تھی، سہاگ پیلیس پہنچ کر سونے کی کوشش کرتا رہا، مگر ملاقات کے اشتیاق میں نیند غائب ہوگئی، تھوڑی دیر آنکھ لگی ہوگی کہ فجر کی نماز سے کافی قبل مولانا مرحوم کی مخصوص لمبی سانس لینے کی آواز محسوس ہوئی، کمرہ کی لائٹ جلائی تو حضرت مولانا اندر تشریف لائے، معانقہ کیا، پیشانی چومی، میں دیر تک انہیں دیکھتا رہا، میں اپنی دلی کیفیات کا اظہار الفاظ میں کرنے سے قاصر ہوں

علم وادب اور صحافت کا یہ عظیم وکریم استاذ الاساتذہ جس کی عظمتوں کو سینکڑوں نہیں ہزاروں سلام، ان کی تواضع وانکساری اس درجہ کی تھی کہ شاید وباید۔

مولانا مرحوم ہمارے محسن استاذ اور بڑے بزرگ تھے، ہم نے ان کی علمی، دینی، فکری باتوں اور جدید عربی اسلوب سے بہت فائدہ اٹھایا، لیکن بربنائے شفقت ومحبت وہ ہمارے ساتھ عزیزوں اور چھوٹے بھائیوں جیسا معاملہ فرماتے، بہت بلند اخلاق کے عظیم انسان تھے، اللہ تعالی نے مرحوم کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا، یادوں کے دریچوں میں، دل کے نہاں خانوں میں، ذہن ودماغ میں سینکڑوں واقعات ہیں جو اس مختصر مضمون میں بیان کرنے مشکل ہیں، وقت کی قلت کاموں کا ہجوم، تمام تر تفصیلات بیان کرنے میں مانع ہے۔ مولانا مرحوم کی زندگی کی شاندار و باوقار کتاب ختم ہوگئی، جس کا ہر ورق گوناگوں فضائل ومحاسن سے مزین رہا، بلاشبہ مرحوم کی بوقلموں اور ہمہ جہت شخصیت اور غیر معمولی فضل وکمال، ایک تفصیلی مقالہ کا محتاج ہے، بتوفیق ایزدی اور بشرط حیات اس کا ارادہ بھی ہے، پیش نظر مضمون میں راقم نے اپنی زندگی کے اس سانحہ پر دل کے داغ سپرد قلم کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرمائے۔ موت برحق ہے اور ہر ایک کو آنی ہے لیکن ان کے انتقال سے اہل خاندان تو اہل خاندان، ان کے بڑے بھائی، رفقاء ومحبین اور تلامذہ پر جو کچھ گذری ہے وہ اظہار و بیان سے باہر ہے، پوری ندوی برادری مغموم، اور فضاء سوگوار معلوم ہوتی ہے۔ اللہ اغفر له وارحمه وادخله فسیح جناتک یا ارحم الراحمین.

شمالی ہند کی قدیم وعظیم دینی درس گاہ

جامعہ اسلامیہ عربیہ گلزار قرآنیہ

کلچھینہ، تحصیل مودی نگر ضلع غازی آباد

معیار تعلیم

حفظ وناظرہ، جونیر ہائی اسکول درجہ فارسی تا چہارم عربی

کل طلباء: 950 بیرونی طلبا: زائد از 100 اساتذہ: 32

دیگر مقامات پر جامعہ کے تحت قائم ادارے 7 عدد

جامعہ کے تحت لڑکیوں کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ للبنات کلچھینہ بھی قائم ہے

مولانا محمد احمد قاسمی مہتمم

رابطہ نمبر: 9997631749

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

کتابیں اپنے آباء کی
اکابرین اسلام کے تحریری کارناموں پر مشتمل ایک سلسلہ

اظہار الحق کے شہرہ آفاق مصنف

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ایک مختصر تعارف

[۲]

مطیع الرحمن عوف ندوی

۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد ملک کے حالات یکسر تبدیل ہوگئے، انگریزوں نے خاص طور سے مسلم آبادیوں کو نشانہ بنانا شروع کیا، علماء وصلحاء بھی اپنے فرض منصبی سے غافل نہ تھے، اعلاء کلمۃ اللہ اور احیائے سنت کے مذہبی جذبہ اور دینی فریضہ کی ادائیگی کے لئے یہ جماعت میدان میں آئی اور اپنی بساط اور عزم کے مطابق انگریزوں سے مقابلہ آرائی کی جاتی رہی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تھانہ بھون اور کیرانہ کا ایک محاذ قائم کیا گیا، مجاہدین کی جماعت مدافعت اور مقابلہ کرتی رہی، تھانہ بھون میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اور مولوی عبدالحکیم تھانوی مع رفقاء، اور نواح کیرانہ میں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی گوروں کی فوج کا مقابلہ کررہے تھے، اس زمانہ میں عصر کی نماز کے بعد مجاہدین کی تنظیم وتربیت کے لئے کیرانہ کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر نقارہ کی آواز پر لوگوں کو جمع کیا جاتا اور اعلان کیا جاتا:

''ملک خدا کا اور حکم رحمت اللہ کا''

انگریز فوج نے کیرانہ کا محاصرہ کیا، مولانا وہاں سے نکل چکے تھے، لیکن مخبر کی اطلاع پر فوج نے پنجیٹ کا رخ کیا، جب وہاں کے مکھیا کو فوج کی آمد کا علم ہوا تو اس نے حضرت سے خواہش کی کہ کھرپا لے کر کھیت میں گھاس کاٹنے چلے جائیں اتفاق کہ فوج اسی کھیت کی پگڈنڈی سے گزری، حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ''میں گھاس کاٹ رہا تھا اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے جو کنکریاں اڑتی تھیں وہ میرے جسم پر لگ رہی تھیں اور میں ان کو اپنے پاس سے گذرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

فوج نے مکھیا کو گرفتار کرلیا اور مولانا کے خلاف فوجداری مقدمہ کردیا، وارنٹ جاری ہوا، اور مفرور وباغی قرار دے کر ایک ہزار انعام رکھا، مولانا پیدل دہلی روانہ ہوئے، جے پور اور جودھ پور کے ہیبت ناک ریگستانی جنگلوں اور خطرناک راستوں کو پاپیادہ طے کرتے ہوئے سورت پہنچے، سورت سے بھی جہاز کا سفر آسان نہ تھا، سال میں ایک بار بادبانی جہاز چلا کرتے تھے، جو لوگ ترک وطن کرتے وہ دنیاوی تعلقات کو زندگی ہی میں ختم کردیا کرتے تھے، مولانا کی تمام جائداد نیلام کردی گئی، لاکھوں روپیہ کی جائداد ایک ہزار چار سو روپیہ میں نیلام کی گئی، طویل سفر کے آلام و مصائب کو برداشت کرتا ہوا یہ سربکف مجاہد اسلام، مرکز اسلام پہنچا تا کہ کعبہ کے زیر سایہ قدرت اسلام کا کوئی پہلو نکال سکے، ہندوستان میں اس جماعت کے اکثر افراد نے مکہ معظّمہ کا رخ کیا، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب، مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے کچھ پہلے وہاں پہنچ چکے تھے اور رباط داؤدیہ کے ایک حجرہ میں مقیم تھے، صبح صادق کے قریب حضرت مولانا مرحوم مکہ معظّمہ پہنچے، مطاف میں حضرت حاجی امداد اللہ مرحوم سے ملاقات ہوئی۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

طواف قدوم اور سعی میں حضرت حاجی صاحب مرحوم ساتھ رہے، اس کے بعد دونوں رباط داؤدیہ میں آئے۔ اس زمانہ میں سید احمد دحلان ''شیخ العلماء'' تھے اور مسجد حرم میں آپ کا حلقۂ درس مرجع عام تھا۔ شریف عبداللہ بن عون بن محمد ''امیر مکہ'' تھے، سلطان عبدالعزیز خاں کا دورِ خلافت تھا، حضرت مولانا مرحوم نے حالات کا جائزہ لیا اور علمائے مسجد حرام سے تعلقات پیدا ہوئے، سید احمد دحلان نے حقیقت حال دریافت کی، حضرت مولانا مرحوم نے اختصار کے ساتھ کچھ حالات بیان کئے، دوسرے دن اپنے گھر میں دعوت کے لئے حضرت مولانا مرحوم سے فرمایا، آپ اپنے رفیق عزیز حضرت حاجی صاحب مرحوم کے ساتھ سید صاحب کے دولت خانہ پر تشریف لے گئے، اس مجلس میں حضرت مولانا مرحوم نے انقلاب ۵۷ء کے تمام حالات اور خاص طور پر نصاریٰ کی مذہبی کوششوں اور ردّ نصاریٰ میں مسلمانوں کی عظیم الشان کامیابی کی تفصیل بیان کی جس سے بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت مولانا مرحوم سے دیر تک بغل گیر ہوئے، اسی مجلس میں حضرت مولانا مرحوم کو مسجد حرم میں درس کی باقاعدہ اجازت دی اور علمائے مسجد حرم کے دفتر میں آپ کا نام درج کرا دیا۔

قسطنطنیہ سے سلطان عبدالعزیز خاں مرحوم کا فرمان امیر مکہ شریف عبداللہ پاشا کے نام آیا کہ ''حج کے زمانے میں ہندوستان سے جو علماء اور باخبر اصحاب آئیں ان سے پادری فنڈر کے مناظرہ اور انقلاب ۵۷ء کے خاص حالات معلوم کر کے بابِ خلافت کو مطلع کیا جائے''۔ امیر مکہ نے شیخ العلماء سید احمد دحلان سے اس فرمان کا تذکرہ کیا، موصوف نے فرمایا کہ ''جس عالم سے یہ مناظرہ ہوا ہے وہ خود یہاں موجود ہے''.........امیر مکہ کے حکم سے دوسرے دن حضرت مولاناؒ شیخ العلماء کے ساتھ امیر مکہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلطان کو حالات سے مطلع کیا گیا اور قسطنطنیہ سے سلطان کی طلبی اور حکم پر امیر مکہ نے حضرت مولانا مرحوم کو ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۴ء میں شاہی مہمان کی حیثیت سے روانہ کیا۔

انقلاب ۵۷ء کے بعد پادری فنڈر جرمنی اور سوئزرلینڈ اور انگلستان میں رہا چرچ منتری سوسائٹی لندن نے اس کو قسطنطنیہ بھیجا تاکہ وہاں کام کرے، پادری فنڈر اپنی شرانگیز طبیعت سے مجبور تھا دولت عثمانیہ میں فنڈر اور اس کی جماعت نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ ہندوستان میں عیسائیت کی فتح اور اسلام کی شکست ہو چکی ہے اور علمائے اسلام لاجواب ہو چکے ہیں، اور ہندوستان کے مسلمان مسیحیت قبول کر رہے ہیں، اس خبر سے بھی سلطان بہت متشوش تھے، حضرت مولانا مرحوم کی آمدِ قسطنطنیہ کی خبر سن کر پادری فنڈر قسطنطنیہ سے روپوش ہوا، سلطان نے ایک مجلس علماء منعقد کی جس میں وزرائے سلطنت کے علاوہ اہلِ علم اصحاب کو مدعو کیا گیا اور حضرت مولانا مرحوم سے ہندوستان میں مذہب عیسوی کی شکست اور انقلاب ۵۷ء کے حالات سنے، دولت عثمانیہ میں اس فتنہ وفساد کو روکنے کے لئے حکومت نے مسیحی مبلغین کو قید کیا، ان کی کتابوں پر پابندیاں لگائی گئیں اور سخت احکامات جاری کئے گئے۔

سلطان کی خواہش اور خیر الدین پاشا کی تحریک پر ماہ رجب ۱۲۸۰ھ میں حضرت مولانا مرحوم نے ''اظہار الحق'' لکھنی شروع کی اور آخری ذی الحجہ سنہ مذکور میں چھ ماہ کے اندر تیار کر کے سلطان کی خدمت میں پیش کی۔

حضرت مولانا مرحوم کے عرصۂ قیام قسطنطنیہ میں اکثر علماء اور مختلف مذاق اور خیال کے اہل علم وغیرہ اصحاب شاہی مہمان خانہ میں آتے تھے۔ مختلف مذہبی مسائل پر تبصرہ اور تبادلۂ خیال ہوتا تھا، یورپ کی تعلیم اور نئی روشنی کا اثر یہاں تک پہنچ چکا تھا اس لئے حضرت مولانا مرحوم نے ضرورت کا احساس کرتے ہوئے بعثت ونبوت اور حشر ونشر، نزول وحی وغیرہ امور کو عقلی دلائل سے ثابت کیا اور ''تنبیہات'' کے نام سے ان امور پر ایک رسالہ لکھا جس کی تالیف سے جمادی الثانیہ ۱۲۸۱ھ میں فارغ ہوئے۔ یہ رسالہ خیر الدین پاشا تونسی صدر اعظم کے حکم سے طبع ہوا، مصر میں اظہار الحق کے بعض مطبوعہ نسخوں کے حاشیہ پر یہ رسالہ چھپا ہوا ہے

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

واپسی کے بعد مسجد حرم میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا۔

مدرسہ صولتیہ کا قیام

اسی کے ساتھ مکہ مکرمہ کے طریقۂ درس وتدریس اور مقامی اہم ضرورتوں پر کافی غور کے بعد یہ رائے قائم کی کہ یہاں ایک ایسے دارالعلوم کا سنگ بنیاد رکھا جائے جو مرکزیت کے شایان شان ہو، دنیا کی مختلف زبانیں جاننے والے علماء مدرس ہوں اور ایسا نصاب تعلیم رائج کیا جائے جو دینی اور دنیوی ضروریات کا متکفل ہو، اگرچہ سلطنت عثمانیہ ان علمائے حرم اور باکمال افراد کی حوصلہ افزائی میں لاکھوں روپیہ بے دریغ صرف کررہی تھی جو مسجد حرم میں درس وتدریس میں مشغول تھے مگر اس میں جو نقائص پائے جاتے تھے، وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) وہ علماء اپنے درس وتدریس کو کسی نظام اور کام کو ضابطہ کی ماتحتی میں انجام نہیں دے رہے تھے۔

(۲) کوئی مخصوص نصاب تعلیم رائج ومقرر نہ تھا اور جو کچھ پڑھایا جاتا تھا وہ طلباء میں کسی قسم کی قابلیت واستعداد پیدا نہیں کرسکتا تھا۔

(۳) طریقۂ تعلیم نہایت ابتر حالت میں تھا اور سب سے بڑا نقص یہ تھا کہ کتاب کی عبارت کو خود استاد پڑھتا اور خود ہی مطلب بیان کرتا، شاگرد اسے استاد کا ایک وعظ سمجھتے اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے کے عادی نہ تھے۔ استاد سے سوال کرنا یا نفس مسئلہ پر اعتراض پیدا کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا یا توضیح کے لئے استفسار بے ادبی میں داخل تھا۔

(۴) جو علوم پڑھائے جاتے تھے ان میں نحو، فقہ، تفسیر حدیث پر تمام عمر ختم ہونے کے باوجود تکمیل یا اعلیٰ قابلیت پیدا نہیں ہوتی تھی، تفسیر جلالین جو عام طور پر ہندوستان میں سال بھر میں پڑھائی جاتی تھی اس وقت سات سال میں ختم ہوا کرتی تھی، باقی علوم کے پڑھنے فنون کے حاصل کرنے کا نہ رجحان وشوق تھا اور نہ تبحر واستعداد کے ساتھ پڑھانے کی ہمت تھی۔

(۵) ان مہاجرین کی اولاد کے لئے جو ممالک اسلامیہ سے ہجرت کرکے آتے ہیں کسی قسم کی تعلیم وتربیت کا کوئی انتظام نہ تھا، ان کی اولاد غیر تربیت یافتہ اور جہالت وبداخلاقی کا شکار تھی، نہ وہ دنیا کے کسی کام کی تھی اور نہ دین کے۔

(۶) مکہ معظّمہ کو سرچشمۂ دین اور مرکزِ اسلام خیال کرکے ہر سال اسلامی دنیا کے دور دراز مقامات سے بڑی تعداد میں متلاشیانِ علوم دینیہ اس شوق میں آتے تھے کہ اس چشمہ سے سیراب ہوں، مگر اس زمانہ میں یہاں ان طلبہ کی تعلیم کا کوئی انتظام تھا اور نہ قیام وطعام ودیگر ضروریات تعلیم کی کوئی صورت تھی۔

ان تمام حالات اور گردوپیش کی ضرورتوں پر کافی غور کرنے کے بعد یہ پہلا شخص تھا جس نے اہل حرم اور شائقین علوم دینیہ کی ضرورت کا احساس کیا اور اپنے حکیمانہ دماغ سے یہ بات پیدا کی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مٹی ہوئی درس گاہ کا زمین حرم پر احیاء کیا جائے، مہاجرین کی اولاد اور اہل عرب کے بچوں کی تعلیم وتربیت کے انتظام کے ساتھ صنعت ودست کاری سکھانے کے لئے ایک باقاعدہ صنعتی اسکول بھی اعلیٰ پیمانہ پر قائم کیا جائے تاکہ اہل حجاز اور ان مہاجرین حرم کی اولاد ضروری اور ابتدائی تعلیم کے بعد گداگری اور افلاس کا شکار ہوکر ننگِ اسلام نہ بنیں، یہ طے پایا کہ نواب فیض احمد خاں صاحب مرحوم رئیس ضلع علی گڑھ جو اس زمانہ کے طبقۂ مہاجرین میں دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے ممتاز تھے ان کے ذاتی اور مسکونہ مکان کے ایک حصہ میں مدرسہ کی ابتدا کی جائے اور ممتاز ہندوستانی مہاجرین کی ہمدردی اور عملی شرکت اس کار خیر کو حاصل رہے۔

موسم حج ۱۲۹۰ھ میں کلکتہ کی ایک اولوالعزم اور مخیّر خاتون ''صولت النساء بیگم صاحبہ'' اپنی لڑکی اور داماد کے ساتھ حج کے لئے آئیں، ہر نیک دل اور صاحب استطاعت مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حرمین شریفین میں کوئی نیک کام اور صدقہ جاریہ قائم کرجائے، صولت النساء صاحبہ مرحومہ بھی مکہ معظّمہ میں ایک رباط

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

(مسافر خانہ) بنانے کا بہتر جذبہ اپنے ساتھ لائیں۔موصوفہ کے داماد اکثر مسجد حرم میں حضرت مولانا مرحوم کے حلقہ درس میں شریک ہوتے، مشورہ کے طور پر انھوں نے اپنی خوشدامن کے مبارک ارادہ کا ذکر کیا، حضرت مولانا مرحوم نے فرمایا کہ ''مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں رباطوں اور مسافر خانوں کی کمی نہیں، سب سے زیادہ ضرورت ایک مدرسہ کی ہے، مکہ معظّمہ میں کوئی مستقل مدرسہ نہیں'' صولت النساء بیگم صاحبہ دوسرے دن حضرت مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس رائے کو انتہائی مسرت کے ساتھ پسند کرتے ہوئے مدرسہ کے لئے زمین کی خرید وغیرہ کے متعلق گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کو یہ عظیم الشان کارِ خیر اس بلند ہمت خاتون سے لینا تھا، محلّہ خندریسہ میں جگہ خریدی گئی اور مدرسہ کی تعمیر شروع ہوگئی، اکثر صولت النساء صاحبہ مرحومہ خود تعمیر کا کام دیکھنے کے لئے تشریف لاتیں اور اپنی خوش قسمتی اور اس توفیقِ خدمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں، مدرسہ کے سب سے پہلے رجسٹر کی ابتدائی عبارت پر حضرت مولانا مرحوم کے قلم مبارک کی نقل ذیل ہے:

حمد اور نعت کے بعد یہ ہے کہ اگرچہ مدرسہ ہندیہ حضرات اہل ہند کی ہمت اور توجہ سے مکہ معظّمہ ادام اللہ شرفہا میں سنہ بارہ سو نوے رمضان کے مہینے میں قائم ہوا تھا، پر اسباب چند در چند سے جو اس سنہ کے چار مہینوں میں کئی طرح کے ہرج پیش آئے، سو اس لحاظ سے ہم ان چار مہینوں کو نظر سے گرا کے اس مدرسہ کے قیام کو محرم الحرام بارہ سو اکانوے گنتے ہیں اور سب امور متعلقہ اس مدرسہ کو اسی سال سے لیتے ہیں، اللہ خیر سے ان امور کو انجام دیجو، بمنہ وکرمہ

۱۲/شعبان ۱۲۹۱ھ روز چہار شنبہ میں مدرسہ صولتیہ جدیدہ میں سب مدرّسوں اور طالب علموں کو لایا گیا۔ یکم شعبان ۱۲۹۲ھ سے نواب محمود علی خاں بہادر والی چھتاری نے سو روپیہ ماہوار اس مدرسہ کے مقرر کردیئے''۔

ازل سے علم الٰہی میں یہ سعادت اور فخر اس بیوہ خاتون کے حصہ میں تھا اس لئے حضرت مولانا مرحوم نے ان کے اس ایثار کی بہتر یادگار کے طور پر مرکز اسلام کے اس اولین علمی بناء کا نام مدرسہ صولتیہ رکھا جو قیامت تک اس کے نام کو عزت اور سچی ناموری کے ساتھ زندہ رکھے گا۔

قسطنطنیہ کا دوسرا سفر

۱۲۹۹ھ میں عثمان نوری پاشاہ دولت عثمانیہ کی طرف سے حجاز کے گورنر (والی) مقرر کئے گئے، موصوف چونکہ فوجی آدمی تھے اس لئے حکمت عملی اور دور اندیشی ان میں نہ تھی، بعض خود غرض اور فتنہ انگیز لوگوں کی ریشہ دوانی سے وہ مدرسہ صولتیہ سے بدظن ہوئے اور اسے اجنبی ملک کی ایک تحریک سمجھ کر مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ حضرت مولانا مرحوم سے تعلقات کی کشیدگی نے معاملہ کو قسطنطنیہ تک پہنچا دیا، اور طرفین کے معروضات سلطان عبدالمجید خان کی بارگاہ میں پیش ہوئے یہ حضرت مولانا مرحوم کے دوسرے سفر قسطنطنیہ کی قدرتی تمہید تھی، عثمان نوری پاشا کے ارادوں اور خیالات کے برعکس قسطنطنیہ سے حضرت مولانا مرحوم کی طلبی کا حکم پہنچا اور حضرت مولانا شاہی مہمان کی حیثیت سے دارالخلافہ تشریف لے گئے۔

اثنائے قیام قسطنطنیہ میں متعدد بار حضرت مولانا مرحوم کو سلطان نے شرف باریابی بخشا اور مختلف مسائل ومعاملات پر گفتگو ہوئی، سلطان نے مدرسہ صولتیہ کیلئے معقول ماہانہ امداد مقرر کرنے کے متعلق خیال ظاہر فرمایا جس کے جواب میں شکریہ اور دعا کے بعد حضرت مولانا مرحوم نے سلطان کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''حرمین شریفین میں امیر المؤمنین کے بہت سے جاری کردہ امور خیر ہیں اور بہت سے نیک کام تشنہ تکمیل، مدرسۂ صولتیہ چوں کہ ہندوستان (ہند اور پاکستان) کے دین دار اور نیک خیال مسلمانوں کی امداد سے چل رہا ہے اور قائم ہے ان کو اس کار خیر میں شرکت وسرپرستی کی سعادت سے محروم نہ فرمایا جائے، جو یقیناً امیر المومنین کے الطافِ شاہانہ سے بعید نہیں''۔

باقی آئندہ

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

جواہر پارے

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ

نازک امانت

"آج مسلمانوں کی قوت ایمانی کا بھی امتحان ہے، اور ذہانت کا بھی، قوت فیصلہ کا بھی امتحان ہے، اور زندگی کی صلاحیتوں کا بھی، ہم کو ثابت کرنا ہے کہ ہم ایمان کے ساتھ زندہ رہنے کے اہل ہیں یا نہیں، ہم جہاں رہیں اس ملک کی خصوصیات اپنے اندر خوشی سے پیدا کریں، وہاں کی زبانیں سیکھیں، اور بچوں کو پڑھائیں، اپنا حصہ رسدی حاصل کریں، ملک کے نظم ونسق (ایڈمنسٹریشن) میں اپنے شایان شان حصہ لیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ داعی بھی رہیں، مومن بھی رہیں، توحید کا اعلان بھی کریں، اور پیغام پہنچانے والے بھی بنیں، خدا کے یہاں ہم سے سوال ہوگا کہ اللہ نے ہم کو سیکڑوں برس اس ملک میں باقی رکھا، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کا دین کیوں ہمارے اندر محدود رہا، اس کو پھیلنا اور وسیع ہونا چاہیے تھا".

(اسلام مکمل دین مستقل تہذیب)

ایک کڑوی حقیقت

"ہمیں اپنے گریبانوں میں منھ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ ہم نے اس ملک کا انسانی شعور بیدار کرنے کے لیے اور انسان کو انسان سے محبت کرنے کا سبق سکھانے کے لیے اور انسانی جان، انسانی ناموس کی قیمت ذہن نشین کرنے کے لیے کہاں تک اور کتنی جدوجہد کی ہے، اور اس کے لیے کب کوئی ہندگیر مہم چلائی ہے؟ ہم نے حصول آزادی کے لیے یقیناً جان کی بازی لگادی، اس کے لیے ایک طویل مہم چلائی جس میں ایک طرف ہر ہندوستانی کے دل میں آزادی کی آگ لگادی، دوسری طرف اس سے برطانیہ کا قصر استعمار تزلزل میں آ گیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ناممکن بات ممکن ہوگئی، اور ہندوستان کو آزادی مل گئی، لیکن ہمیں اس کا اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے ملک کو آزاد کرانے کے لیے جتنی کوشش کی، قوم کے ضمیر کو آزاد کرانے کی کوشش نہیں کی".

(ملک کا حقیقی مسئلہ اور اس کے لیے اصلی خطرہ)

موجودہ طرز زندگی کا نقصان

"ملت کے کھلے ہوئے اجتماعی تقاضوں اور ضرورتوں کی تکمیل سے افراد کا پہلو تہی کرنا اور ان کے بارے میں تغافل سے کام لینا اور اپنے ذاتی کاروبار کی ترقی اور اپنے محدود خاندانوں کی بہبود و آسائش پر اپنی تمام توجہ مرکوز کرلینا اور اپنی خیالی جنت میں مست رہنا، اور اسی کو حقیقی مسرت و کامیابی سمجھنا، اپنے حق میں کانٹے بونا اور پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے، ممالک اسلامیہ کی پوری تاریخ اور مسلمانوں کا سابق طرز عمل اس اعلان کی صداقت کی تصدیق کرتا ہے، جس نسل یا ملک کے مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی اور انہوں نے کوتاہ نظری اور کوتاہ اندیشی سے کام لیا وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے، اور ان کی زندگی کا تار پود بکھر کر رہ گیا، اندلس، بخارا اور سمرقند کی تاریخ اس پر شاہد عدل ہے".

(مسلمانان ہند سے صاف صاف باتیں)

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

شمالی ہندوستان کی قدیم دینی اور دعوتی درس گاہ

جامعۃ الامام ولی اللہ الاسلامیۃ، پھلت ضلع مظفرنگر

مقام پوسٹ: پُھلت،ضلع مظفرنگر (یوپی)

جامعہ کے شعبہ جات

شعبہ عربی: اس شعبہ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نظام کے مطابق حفظ وتجوید اور ثانویہ اولیٰ سے عالیہ ثالثہ شریعہ (ہفتم عربی) تک تعلیم کا نظم ہے، کالج اور یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ طلبہ کیلئے عالمیت کا خصوصی نصاب ہے، جو پانچ سال پر مشتمل ہے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی: حضرت شاہ ولی اللہؒ کی دینی علمی خدمات اور تحقیقی کاموں کی اشاعت اوران کے افکارو نظریات کی اشاعت کیلئے اس اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اکیڈمی اب تک دو درجن سے زائد کتابیں شائع کر چکی ہے۔

ماھنامہ ارمغان: اُردو زبان میں ایک رسالہ ارمغان کے نام سے چھبیس سالوں سے پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

فیض الاسلام ھائی اسکول: جامعہ کے زیر انتظام کے جی سے لے کر دسویں جماعت تک اُردو، عربی دینیات کے ساتھ عصری تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ یہ شعبہ یوپی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ ہے۔

دارالقضاء والافتاء: ہندوستان کی مؤقر تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام دارالقضاء (شرعی پنچایت) کا ہے، جس میں مسلمانوں کے خاندانی مسائل، نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جھگڑوں اور قضیوں کا شریعت کی روشنی میں حل کیا جاتا ہے۔

بزم ولی اللھی: جامعہ کے طلبہ کی انجمن ہے جس کا مقصد طلبہ کے اندر ذوق مطالعہ پیدا کرنا اور تقریری وتحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے۔

شعبہ اصلاح معاشرہ: اس شعبہ کے تحت اصلاح معاشرہ کمیٹی مقامی اور علاقائی سطح پر ماہانہ اصلاحی پروگرام منعقد کراتی ہے۔

اپیل

مسلم معاشرہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے اور ملی امتیاز اور اسلامی تشخص کی بقا، دعوت الی اللہ اور اسلام کے تہذیبی سرمایہ کی حفاظت کے لئے جامعہ امام ولی اللہ پھلت کے کاموں اور منصوبوں کا یہ بہت مختصر تعارف ہے، اس کا تعاون اور اس کی فکر وقت کی اہم ضرورت ہے، ہم تمام اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے نام سے قائم اس جامعہ کے لئے ہر ممکن تعاون پیش کریں، اورعنداللہ ماجور ہوں۔

منجاب: ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی (معتمد شعبہ مالیات) موبائل: 9760977713

جامعۃ الامام ولی اللہ الاسلامیۃ، پھلت ضلع مظفرنگر

AXIS BANK A/C. No. 912010066072620 IFSC UTIB0001330

PNB A/c. No. 1823002100118308 IFSC PUNB0182300

انتظام

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

اسمائے گرامی سفراء حضرات بابت چندہ وصولی رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ

برائے جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ، پھلت

۱	حضرت مولانا اقبال صاحب	آشٹہ، مہید پور، اجین، دیواس، آگرہ، دہلی	9759027848
۲	مولانا عبدالرشید صاحب	کانپور، لکھنؤ، سیتاپور، رائے بریلی، فیض آباد، بستی	9997368338
۳	مفتی محمد عاشق صدیقی صاحب	شہید نگر، مصطفیٰ آباد، دہلی	7906853447
۴	الحاج محمد الیاس	احمد آباد، راجستھان، گڑگاؤں میوات مالیگاؤں	8273936817
۵	مولانا ریاض الدین صاحب	علی گڑھ، چنڈی گڑھ، پنجاب	9897438085
۶	مولانا نسیم صاحب	چندسینہ، پھلاودہ، شکارپور، روڑکی، مودی نگر، پھلت	9760894718
۷	ماسٹر عبدالعزیز صاحب	کھتولی، سردھنہ، موانہ، دہرہ دون، چرتھاول، ضلع میرٹھ	9897161487
۸	مولانا محمد حنیف قاسمی	حیدرآباد، پٹنہ بہار	7060450315
۹	مفتی محمد حنیف کماپوری	پالن پور، اوراطراف گجرات	9925971383
۱۰	حافظ عبدالقدیر انصاری	دہرہ دون، بجنور، مرادآباد	9012003290
۱۱	مولانا احمد علی صاحب	بھروچ، جمبوسر، بڑودہ، سورت، بارڈولی، گودھرا	9557496045
۱۲	مولانا محمد خالد ندوی صاحب	مظفرنگر، پورقاضی، منگلور، سوجڑو	9837477570
۱۳	قاری عمران صاحب	آکولہ، بھساول، امراوتی، جل گاوں، ناگپور	9997334790
۱۴	حسن وارث صاحب	بنارس، الہ آباد، بنگلور، میسور	8960247994
۱۵	قاری محمد مدبر صاحب	شاہ آباد، بریلی	7895753229
۱۶	قاری رفیع الدین صاحب	تھانہ، ممبرہ، بھیونڈی، شولاپور کولہاپور، پونہ	9897751167
۱۷	قاری محمد اعظم صاحب	بہٹ، سہارنپور، نکوڑ، گنگوہ، سرساوہ، یمنانگر	9760893918
۱۸	مولانا عبدالصمد صاحب	جموں وکشمیر	9997113090
۱۹	قاری محمد مبشر صاحب	اندور، کھنڈوہ، گھرگون بھوپال، بھٹکل، ممبئی	9634724385
۲۰	مولانا واجد ندوی صاحب	گلبرگہ، میرج، بیلگام	8755802030
۲۱	قاری سید نعمت اللہ ہاشمی	ناندیڑ، بیڑ، اورنگ آباد، امراوتی	8439481833
۲۲	مولانا محمد ثاقب صاحب	ہاپوڑ، سکندرآباد، ضلع بلندشہر، کانپور	8171626456
۲۳	مفتی راحت علی صدیقی قاسمی	میرٹھ واطراف	9557942062
۲۴	ماسٹر محمد اکرم صاحب	کلکتہ مغربی بنگال	9760793926
۲۵	مولانا محمد حیدر ندوی	سٹھلہ، اغوان پور	8808882054

منجاب: ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی (معتمد شعبہ مالیات) موبائیل: 9760977713

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

خبروں کی دنیا

News World

محمد ادریس ولی اللّٰہی

جامعہ پھلت میں جلسہ دستار بندی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے وطن مالوف پھلت میں جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ کے نام سے واقع ملک کی عظیم دینی ،دعوتی ،فکری درسگاہ کی وسیع وعریض مسجد کے احاطہ میں جلسہ دستار بندی کا انعقاد عمل میں آیا،جس کی صدارت داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی نے فرمائی،اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے جامعہ کے شعبہ حفظ سے تکمیل حفظ کرنے والے سبھی ۳۱ر خوش قسمت طلباء کومبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید آسمانی و غیر آسمانی ،تمام قدیم و جدید کتابوں کی سردار ہے آسمانی کتابوں میں بھی اس کوافضلیت حاصل ہے اسی لئے روئے زمین پر قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کا طبقہ سب سے افضل واہم ہے،اس لئے ہم لوگ صرف حفظ کرنے پر اکتفاء نہ کریں، بلکہ اس کے معانی و مفاہیم کی سمجھ اوراس کے پیغام کو پوری انسانیت تک پہنچانے کا عزم کریں،اوراس سعادت عظمی پر اللہ کا شکرادا کریں کہ اس نے سرداری سے نوازا ہے۔جامعہ کے استاد مولانا محمد اقبال قاسمی نے فرمایا کہ حفاظت قرآن کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اور ہر گھر میں کم ازکم ایک حافظ کا ہونا نہایت ضروری ہے جس کے لئے ہم سب کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے،مولانا وصی سلیمان ندوی نے فرمایا کہ حفظ قرآن کرنے والے طالب علم کو تو حفظ کا فیض حاصل ہی ہوگا اگر کسی نے اپنی اولاد کو حفظ قرآن کی دولت سے سرفراز کیا تو اس کے والدین کو بھی کل قیامت کے دن نوازا جائے گا اور ایک منور تاج پہنایا جائے گا۔صدر محترم کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

ندوہ جانے والے طلباء کے اظہار عزائم کا پروگرام

جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ پھلت کے پر شکوہ ہال میں سال رواں یہاں سے فارغ ہوکر ندوۃ العلماء لکھنؤ جانے والے طلباء کے لئے اظہار عزائم کا پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی صاحب نے فرمائی،اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے فرمایا: جامعہ امام کی نشاۃ ثانیہ محض برادران وطن میں دعوت دین پر کی گئی ہے اور یہی اس کا بنیادی ہدف رہا ہے،اس کی حیثیت تعلیمی ادارہ سے زیادہ ایک دعوتی مرکز کی ہے،ہم ہر سال کی ابتدا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ جس طالب علم کی نیت غیر مسلم بھائیوں میں دعوت دین کی نہ ہو اس کا جامعہ میں رہنا، اور یہاں کی اشیاء اور مرافق ولوازم سے استفادہ کرنا بالکل جائز نہیں ہے، آپ کے خیالات اور مقالات سن کرایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس مقصد کو سمجھا ہے اوراس کی تکمیل کے لئے پر عزم ہیں اس لئے اس پروگرام کو الوداعی پروگرام نہیں بلکہ اظہار عزائم کا نام دیا جاتا ہے،آپ اپنے کو داعی متعارف کرائیے اور مستقبل کے لئے نشانے طے کیجئے،جامعہ کے مہتمم مولانا محمد طاہر ندوی نے کہا کہ ابھی آپ فارغین طلبہ نے جو اپنے جذبات واحساسات اور دوران تعلیم کے اپنے تاثرات واہداف اور عزائم کا اظہار کیا ہے یہ ہمارے حوصلوں میں اضافہ کرنے کا سبب ہے اور مقام شکر ہے کہ آپ اپنے اہداف کی جانب گامزن ہیں،اس موقع پر مولانا محمد اقبال قاسمی،مولانا وصی سلیمان ندوی،مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی اور مولانا محمد عمر ناصحی ندوی نے بھی طلباء کو نصیحتوں اور اپنی نیک خواہشات سے نوازا،مقالہ نگاروں میں محمد عمیر خان، محمد سعود،عبادالرحمٰن،امام الدین،احمد شیث،فہیم،عبداللہ شکیل اور مزید ایک درجن طلبہ شامل تھے جنہوں نے خوشی وغم کے ملے جلے جذبات کے اظہار کے ساتھ اعلی تعلیم کے لئے رخصت سفر باندھا۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

کتاب نما

نام کتاب : قرآن میں کیا ہے؟

مرتب : جناب ابن غوری (حیدرآباد)

صفحات : 928 قیمت : =/450روپئے

ملنے کا پتہ : دکن ٹریڈرس بک سیلر اینڈ پبلشر

23-2-378 مغل پورہ، حیدرآباد۔500 002

موجودہ عہد کے صاحب طرز اور صاحب اسلوب اہل قلم جناب ابن غوری صاحب اپنی گوناگوں دینی خدمات اور قلمی نگارشات کے باعث محتاج تعارف نہیں ہیں، ان کی متعدد جاندار اور شان دار تحریریں اہل علم اور اردو داں عوام سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں، ان کی ان تحریروں میں ''قرآن میں کیا ہے؟'' ایک زمانہ سے شہرت دوام رکھتی ہے جس کے ذریعہ انھوں نے بہت پہلے اردو داں عوام کو قرآن کریم کے مضامین سے واقف کرانے اور اس کے عبرت انگیز پہلوؤں سے واقف کرانے کی شروعات کی تھی، خصوصا تراویح کے بعد روزانہ پڑھے جانے والے قرآن کریم کے مضامین کو اگر سنانے کا معمول بنالیا جائے، تو نہ صرف اہل ذوق عوام بلکہ اہل علم بھی اس کے فائدہ سے محروم نہیں رہیں گے، کتاب کے اسلوب و انداز اور ترتیب کے لحاظ سے یہ کتاب اس سلسلہ میں پوری طرح کامیاب ہے۔

ہمارے ملک میں ایک زمانہ تک مسلمانوں میں قرآن کریم سے براہ راست استفادہ کرنے سلسلہ میں حجاب پایا جاتا رہاہے، حالانکہ قرآن کا تذکیر و نصیحت کے پہلو سے مطالعہ نہ صرف ذہن و دماغ کے دریچے کھولتا ہے، بلکہ اس سے کلام الٰہی کی عظمت دلوں میں راسخ ہوتی ہے، اور اس کے انوارات سے قلب نظر مجلّا و مصفّٰی ہوتے ہیں، اس لئے اس دور میں کچھ شرطوں کے ساتھ کلام الٰہی سے براہ راست استفادہ کے لئے ترغیب دی جانے لگی ہے، اس کے لئے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں مضامین قرآنی کا کوئی مستند مجموعہ ہمارے پاس موجود ہو، جس کو بلاخوف قارئین کے ہاتھوں میں دیا جاسکے، مقام شکر ہے کہ جناب ابن غوری کا یہ مجموعہ مضامین، جمہور اہل سنت کا ترجمان ہے، اور اس میں خاص طور پر قرآن کریم کے عبرت و نصیحت کے پہلو کو واضح کیا گیا ہے، اس لئے بلا جھجک اسے قرآن کریم سے استفادہ کا شوق رکھنے والے کسی بھی صاحب ذوق کو دیا جاسکتا ہے، اس سلسلہ میں کتاب پر درج مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی یہ رائے گرامی بڑی اہمیت رکھتی ہے:

قرآن کے مضامین اور افادات کو اردو داں حلقہ تک پہنچانے کی بہت سی قابل قدر کوششیں ہوچکی ہیں اس سلسلہ کی ایک کڑی جناب ابن غوری کی کتاب ''قرآن میں کیا ہے؟'' بھی ہے، موصوف نے تفسیری افادات اس مجموعہ میں شامل کئے ہیں، آیات و افادات کے انتخاب میں تذکیر و دعوت اور عبرت پذیری کا پہلو غالب ہے، احتیاط یہ رکھی ہے کہ ترجمے اور تفسیری افادات اردو کی دو مستند ترین تفسیروں معارف القرآن (مفتی محمد شفیع صاحب) اور تفسیر ماجدی مولانا عبدالماجد دریابادی سے اخذ کئے ہیں، اس طرح یہ مجموعہ، مضامین قرآن کا حسین گلدستہ بن گیا ہے۔(ص:۲۴)

کیا اچھا ہو مساجد کے ذمہ دار حضرات اپنی مسجدوں میں نماز تراویح کے بعد اس کتاب کے مضامین سنانے کا اہتمام کریں تاکہ روزانہ جتنا قرآن پڑھا گیا ہے اس میں قرآن ہم سے کیا کہتا ہے، ہمیں معلوم ہوسکے، کتاب کی اس قدر و قیمت کے پیش نظر، اور خاص طور پر اس کی اہمیت و عظمت کی وجہ سے ہر خاص و عام سے اس کتاب کے مطالعہ کی درخواست کی جاتی ہے۔

تعارف : محمد حنیف قاسمی

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

فقہی مسائل

مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی

س:اگر روزہ کی حالت میں قئے یا منہ بھر کر پانی آجائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:اگر بلا ارادہ منہ بھر کر قئے آجائے یا پانی آجائے جو قئے ہی کی ایک صورت ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر انسان قصداً قئے کو نگل جائے یا جان بوجھ کر قئے کرے اور منہ بھر کر ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

س:سحری کا وقت کب تک رہتا ہے؟

ج:صبح صادق طلوع ہونے سے روزہ کا وقت شروع ہوتا ہے جو وقت ابتداءِ فجر کا ہے وہی وقت انتہاء سحر کا ہے دونوں اوقات کے درمیان کوئی حد فاصل نہیں ہے سحری کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے (صحیح مسلم ۲۵۵۲) لیکن اتنی تاخیر بھی نہ ہونی چاہئے کہ رات کا باقی رہنا ہی مشکوک ہو جائے:**یکرہ تاخیر السحر الی وقت یقع فیه الشک** (الفتاوی الھندیۃ ۱/۲۰۰)

س:شوہر نے اپنی بیوی کو مہر میں زیورات دیدئے ان زیورات کی زکوۃ شوہر پر ہے یا بیوی پر؟

ج:شوہر نے جب زیورات اپنی بیوی کو دیدئے تو وہی اس کی مالک ہے اور اسی پر اس کی زکوۃ واجب ہے (الھدایۃ:۱/۱۶۵) البتہ اگر بیوی کے پاس نقد پیسے نہ ہوں اور زکوۃ ادا کرنے میں شوہر پیسوں سے اپنی بیوی کی مدد کرے تو نہ صرف اس کی بیوی کی طرف سے زکوۃ ادا ہوگی بلکہ شوہر بھی اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔

س:ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھی عام طور پر لوگ رمضان میں زکوۃ نکالنے کا اہتمام کرتے ہیں حالاں کہ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیں؟

ج:یوں تو زکوۃ فرض ہونے کے بعد جلد سے جلد زکوۃ ادا کر دینی چاہئے یا کم سے کم زکوۃ کے پیسے الگ کر دینے چاہئیں لیکن اگر زکوۃ رمضان ہی میں فرض ہو یا پہلے فرض ہوئی لیکن ابھی تک ادا نہیں کیا تو بہتر ہے کہ رمضان میں ادا کرے،حدیث میں غالبا صراحتا ماہ مبارک میں ادائیگی زکوۃ کا حکم نہیں آیا ہے لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ زیادہ تر اس ماہ میں زکوۃ ادا کرنے کا اہتمام فرماتے تھے،حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رمضان میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:تمہاری زکوۃ کا مہینہ آگیا ہے:**الا ان شهر زکوتکم قد حضر** (موطا امام مالک:۳۲۲) اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ زیادہ تر اس ماہ مبارک میں زکوۃ ادا فرمایا کرتے تھے۔

س:روزہ کا فدیہ کس صورت میں دینے کی گنجائش ہے؟

ج:جو شخص ایسا بوڑھا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی اور یہ امید بھی نہیں کہ مستقبل میں روزہ کی قضاء کر سکے گا یا ایسا بیمار ہوا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی اور اب اچھے ہونے کی بھی امید نہیں تو ایسی حالت میں روزہ کا فدیہ دیدے یعنی ہر روزہ کے بدلے پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت یا بقدر قیمت کپڑے یا دینی کتابیں مستحق کو دیدے،فدیہ ادا کرنے کے بعد موت سے پہلے روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہوگئی تو روزے کی قضاء ضروری ہے۔

س:عموماً تراویح میں چار رکعت کے بعد تسبیح پڑھی جاتی ہے مگر ایک مسجد میں اس عرصہ میں وعظ کیا جاتا ہے،کیا یہ جائز ہے؟

ج:ہر چار رکعت تراویح کے بعد مستحب یہ ہے کہ تسبیح وتہلیل درود شریف وغیرہ پڑھیں اگر ضروری وعظ بھی کبھی ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر التزام اس کا کہ ہر ترویحہ میں وعظ ضرور کیا جائے اچھا نہیں۔

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman

آخری صفحہ

ماہ رمضان میں کرنے کا ایک کام

ٹرین میں افطار کا وقت ہوگیا تو ہم نے رفقاء کے ساتھ افطار کیا اور مغرب کی نماز ادا کی، ٹرین میں بہت بھیڑ تھی، سامنے کچھ کھادی پوش لیڈر ٹائپ لوگ بھی بیٹھے تھے، معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں آج کانگریس پارٹی کی ایک ریلی ہے، اسی میں یہ لوگ جارہے ہیں، نماز سے فارغ ہوکر ہم لوگوں نے کھانا نکالا اور سیٹ پر اخبار بچھا کر کھانا کھانے کیلئے رفقاء کے ساتھ بیٹھ گئے، سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں سے انسانی رواداری کے لحاظ سے یوں ہی اس حقیر نے کہا آئیے، جناب کھانا کھالیجئے، سامنے کے ایک کھادی پوش جن کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پیشہ سے وکیل ہیں، انھوں نے کہا جی ضرور، اور یہ کہہ کر اوپر والی برتھ سے اپنے بیگ سے ٹفن نکال کر بیٹھ گئے، اور میری پلیٹ میں جس میں بھنا ہوا قیمہ نکلا ہوا تھا، اپنی سبزی نکالی اور ساتھ میں کھانے لگے، بڑی محبت سے بولے، ساتھ رہنا اور ساتھ کھانا، مسلسل وہ بڑی اپنائیت اور محبت کی باتیں کرتے رہے، دوسرے لوگوں کو بھی ہم نے کھانے کو کہا وہ سب لوگ بھی اپنے ناشتہ دان نکال کر کھانا کھانے لگے، کھانے کے بعد چائے والا آگیا، ہم نے سب کے لئے چائے لی، اور چائے پینے لگے، چائے پیتے ہوئے وکیل صاحب بولے، جی مولانا صاحب آج کل رمضان چل رہے ہیں نا، مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے رمضان کا مہینہ، سحری افطار اور راتوں کو گاؤں میں بہت رونق رہتی ہے، میں تو سال بھر انتظار کرتا ہوں، کب رمضان آئیں گے اور گاؤں میں رونق ہوگی، کہنے لگے، لوگ تو عید کے دن خوشی مناتے ہیں مگر مجھے تو بور سا لگتا ہے کہ یہ ساری رونق اب سال بھر کے لئے ختم ہو رہی ہے، مزے مزے میں وکیل صاحب اپنے ساتھی سے معلوم کرنے لگے، رام کمار تمہیں معلوم ہے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں، اس نے جواب دیا کہ جیسے ہمارے برت، ایسے ہی مسلمانوں کے روزے، وکیل صاحب نے لعن طعن کرنا شروع کردیا، کیا تمہارے گاؤں میں مسلمان نہیں رہتے؟ اس نے کہا ہاں رہتے ہیں، تو وکیل صاحب بولے، تم اپنے مسلمان بھائیوں کا کیا حق ادا کرو گے، جب تمہیں ان کے نماز روزہ کے بارے میں بھی معلوم نہیں، برابر والے کیبن کے مسافر بھی بات سن کر جمع ہوگئے، وہ ایک ایک کرکے سب سے پوچھتے رہے، سب نے وہی بات کہی جو رام کمار نے کہی تھی، وہ روزہ کی حقیقت نہ معلوم ہونے پر سب کو شرمندہ کرتے رہے، اس حقیر نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہوگا کہ روزے کیوں رکھے جا تے ہیں، وہ بولے مجھے کیوں نہ معلوم ہوگا میں تو آدھا مسلمان ہوں، میں نے عرض کیا کہ مسلمان تو آدھا ہونا ٹھیک نہیں، مسلمان کہتے ہیں ہر سچی بات کو ماننے والا، اور اپنے مالک کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا، آدھا مسلمان تو نہیں ہونا چاہئے مسلمان تو پورا ہی ہونا چاہئے، پھر بھی آپ بتائیے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں؟ میری قیمہ کی پلیٹ میں اپنی سبزی نکال کر میرے ساتھ کھانا کھانے والا، سال بھر رمضان کی رونق کا انتظار کرنے والا اور گویا اسلام پر اپنے کو پی ایچ ڈی سمجھنے والا، اس نے روزہ کے بارے میں بتانا شروع کیا: ایک بار حضرت محمد ﷺ (درود کے الفاظ بھی اس نے کسی طرح سے بولے) کی پتنی مدینہ سے بھاگ گئی، سارے اصحاب ڈھونڈتے رہے، مگر نہیں ملی، دو روز، تین روز، یہاں تک کہ ایک مہینہ تک وہ نہیں ملیں، محمد صاحب اور پورے اصحاب کے گھروں میں چولہا نہیں جلا، پھر ایک مہینہ کے بعد ایک دن ایک پہاڑ کے پیچھے وہ مل گئیں، سارے مدینہ میں میٹھی کھجوریں خوشی میں لٹائی گئیں، اس کی وجہ سے ایک مہینہ تک روزہ اور ملنے کی خوشی میں مسلمان عید مناتے ہیں۔

وکیل صاحب سے سنی ہوئی روزہ کی یہ تاریخ جب اس حقیر کو یاد آتی ہے تو اپنی دعوتی غفلت پر پانی پانی ہونے کو دل چاہتا ہے، اور اپنے علماء کے اس خیال پر حیرت ہوتی ہے کہ دعوت کی اتمام حجت ہوگئی، حق کیا ہے سب کو معلوم ہوگیا۔ میدان دعوت میں جب برادران وطن کے درمیان جانا ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کی بنیادی چیزوں کے بارے میں بھی کتنی غلط واقفیت ہے، کتنا سنہرا موقع ہو اگر افطار کے وقت مسجد نبوی کی طرح اپنی مسجدوں کے دروازے غیر مسلموں کے لئے کھول کر انہیں مدعو کیا جائے، اور ہدایت کے نصاب کے نزول کے اس مبارک مہینے میں قرآن کے حامل اپنے برادران وطن میں اسلام کی بنیادی چیزوں کے تعارف کی کوشش کی جائے کم از کم روزہ نماز عید بقرعید جیسی ان کے سامنے ہونے والی عبادات اور مواقع کے بارے میں ان کو بتایا جائے۔ کاش ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے!!

مولانا محمد کلیم صدیقی

PDF created by #@Mohammad Yousuf Usman